

درست نسخہ ذخیرۃ الدارین فی سان الحرمین الشریفین زاد ہمالہ شرفاً

و تعظیماً کی چھند **باب** بیت اللہ شریف کی بناؤں کے بیان میں اور

جو اسے تعلق رکھتا ہے اس میں چھ فصل ہیں پہلی فصل میں بناء کعبہ

شریف کا بیان ہے کہ ابتدائے دنیا سے کتنی مرتبہ بنا ہوا اور کس نے

بنا کیا اور اس میں بیت اللہ شریف کا نقشہ بھی دوسری فصل

میں ان ستونوں کا بیان ہے کہ جو کعبہ شریف کے بھتر حمان اور تھوڑی گرا

اور شانیناں کہے شریف کی اور منی کی بیان ہیں تیسری فصل میں

بیان ہے طول اور عرض مسجد الحرام اور منی بناؤں اسکی کا اور گنتی دروازوں

کی اور طاقوں دروازوں اور ستون اور قبوں اور کنگڑوں اور

مناروں کی جو تھی **فصل** میں بیان ہے ہندو مظاف یعنی طواف

کی جگہ کا اور اسکی مانپ کا پانچویں **فصل** میں بیان ہے کعبہ شریف

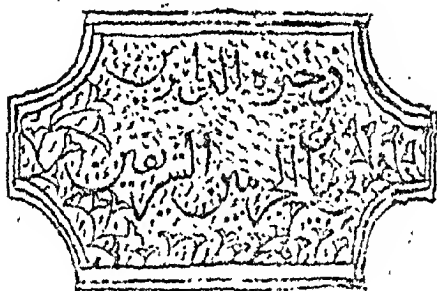
اور حرم محرم کی مانپ کا اور جو کچھ اسکے علاقے میں ہے ان سب کی مانپ

اور گنتی بھی ہے چھٹی **فصل** میں بیان ہے صفا اور مروہ کا اور چہرہ

منیٰ اور جد و جہم محترم کا اور حدین عرفات اور مسجد غرہ کا اور اس کے ستر
 بن صفا اور مروہ اور منیٰ کا اور عرفات کا نقشہ بھی ہے و سرباب
 بنائے مسجد نبوی ص کے بیان میں اور جو کہ اس کے علاقے میں ہے اور اس میں جمعہ
 فصل میں پہلی فصل میں بنائے مسجد شریف کا بیان ہے دوسری فصل میں مسجد
 شریف کے ستونوں کا بیان ہے وہ ستون جو زیادہ مبارک ہیں دوسرے ستونوں کی نسبت
 فصل میں ارواح مطہرات کے تجرون مبارک کے بیان میں جو تہمی فصل میں تغیر
 اور زیادتی کے بیان میں وہ زیادتی جو بعد اشغال حضرت ص کے مسجد شریف
 خلفاء راشدین اور امرا اور سلاطین سے واقع ہوئی تھی یا پچھون فصل میں خرد
 شریف کے بیان میں اور اس میں مسجد نبوی ص اور روضہ شریف کا بیان ہے
 چھٹی فصل میں دو قصے بیان ہیں بطور معجزہ ایک پہلا قصہ وہ ہے
 مغربی کے سنگ کھودنے کے بیان میں حضرت کی قبر شریف کی طرف
 اور دوسرا قصہ ٹھکانے زمین میں دھس جانے کے بیان میں بسبب ادب
 اہل کعبہ جناب میں اور تھوڑی بزرگیان حرمین شریفین کی سیان میں اور

ص ١٠٥

فقده



يَا رَحْمَنُ الرَّاحِمِينَ اِرْحَمْنِي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسول
 محمد وآله واصحابه اجمعين ﴿٣٥﴾ سب تعریف اللہ تعالیٰ اور
 جو پروردگار ساری جہان کا ہی اور درود اور سلامتی نازل
 ہو جو اوپر رسول اُس کیلئے جہاں نام پاک محمدی اور ان کے آل اطہار
 اور اصحاب کبار پر سب پر امن یا رب العالمین بعد حمد اور
 پس یہ نحوڑا بیان ہے بیت اللہ شریف کی بناؤنگا کہ ابتدا
 پر ایسے دنیا سے اب تک کتنی مرتبے بنا کیا گیا ہے اور کس
 ایس نے بابا اور عرض اور طول اُس کا اور مسجد الحرام کا راول

لکنا تھا اور اب کتاھی سوئی صاحب نے اس مضمون کو مولانا
 مخدوم ڈاکٹر ہندی شخص کی مناسبت سے جس کا نام حیات
 القلوب فی زیارة المحبوب عی اخذ کر کے لکھا تھا لیکن
 فارسی زبان میں تھا اس سبب یہ اکثر شوقین کم استعداد
 اسکا سمجھنے سے محروم تھے سو اس فقیر سراپا تقصیر
 غلام حسین لکھنوی کے دلمین یہ خیال آیا کہ اگر اسکا ترجمہ
 ہندی زبان میں ہو تو ہر عام و خاص اسکی بے پھرہ مند ہو بار
 الحمد للہ کہ ۱۱ بارہ سو ستادان ہجر میں کہ یہ فقیر بمقتضات
 اب و خورشید کے وارد معمرہ بندر بنی کا تھا یہ مطلب خاطر
 خواہ ظہور میں آیا اور اس فقیر نے ذکر بنائیے مسیح نبوی صلی
 اللہ علیہ وسلم بھی اس جگہ مناسب جان کے کتاب جذب
 القلوب الی زیارة المحبوب سے کہ تصنیف کی ہوئی مولانا عبد
 الحق دہلوی کی ہی انتخاب کر کے اسکا ترجمہ بھی لایا

اس فقر کے کیا اور اس رسالیکو دو باب پر مرتب کیا اور
 ہر باب میں چھ فصلیں مقرر کیں * پہلا باب بیت النبیین
 کی بناؤں کے مابین اور جو اس سے تعلق رکھتا ہے اس میں
 چھ فصلیں ہیں اور دوسرا باب مسجد نبوی صلی
 اللہ علیہ وسلم کی بنائے مابین اور جو اس سے متعلق ہے اس میں
 بھی چھ فصلیں ہیں اور اس کا نام ذخیرۃ الدارین فی مایا
 الحرمین الشریفین رکھا اب صاحبان ذمی انصاف کی
 خدمت میں عرض بھیجی کہ اگر سمجھو یا خطا اس میں
 تو ازراہ لطف و عطا کی اصلاح سے ذریعہ نوجہ فرماؤں کہ

الْإِنْسَانُ مُرَبِّبٌ مِنَ الْخَطَا وَالنَّسِيَانِ

اور دعاء خیر ہے اس فقر کو فراموش نغراؤں

وَأَقِمُّوا الصَّلَاةَ وَالْمَعِينِ

پہلی فصل میں بنائے کو تفسیر کا بیان

اب جانا چاہئے کہ پہلے بار جیسا سی نے بنا کیا کعبہ معظمہ کو وہ

نام لکھتے تھے * قولہ تعالیٰ * اِنِّیْ اَوَّلَ بَیْتٍ

وَضَعُ لِلنَّاسِ لِلَّذِیْ بِبَکَہٗ مُبَارَکًا وَہَدٰی

لِلْعٰلَمِیْنَ ترجمہ * و ما یالہ صاحب تحقیق بھلا

گھر جو پہلا لوگوں کے واسطے بھی ہی جو مکے میں ہے برکت

والا اور نیک راہ جہان کے لوگوں کو یعنی اس لئے دنیا کے سوائے

اس گھر کے دوسرا گھر پھیلے اسے روئے زمین پر نہیں بنا

اور جسکو فرشتوں نے بنایا اسکا نام بیت المعمور ہی اوسکو

فرشتوں نے آسمان پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اٹھا لیا پھر

بعد اسکے آدم علیہ السلام کو حکم ہوا اس کعبہ شریف کے

بنانے کا دوسرا بار بنا کیا اسکو آدم علیہ السلام نے اللہ

تعالیٰ کے حکم سے اور پھر لانے واسطے اسکے پانچ بھائی

کے * لبنا * و طور سینا * و طور زینا * و جودیمہ

۞ و جراحہ اور شروع کیا بنا ہے کعبہ شریف کو چرا پھسار کے
 پتھروں سے اور تیسرے بار بنا کیا کعبہ شریف کو شمشیت علیہ
 السلام میں آٹھ اوم علیہ السلام نے بعد وفات پدر کے چوتھے
 رتبہ بنا کیا کعبہ شریف کو ابراہیم علیہ السلام نے اوپر قاعدہ
 پہلے کے جیسا کہ ذکر ہے قرآن مجید میں ۞ قَالَ اِنَّ

تَعْلٰی ۞ وَاِذْ سَرَفَ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ
 مِنَ الْبَيْتِ وَاِصْحٰعَ ۞ ترجمہ ۞ واما اللہ صاحب نے

اور جب اٹھانے لگا ابراہیم بنیادین اس گھر کی اور اسمعیل
 پھر ڈاڑھ طول و عرض بیت اللہ شریف کو درمیان اکر کن
 یعنی کونہ حجر اسود اور رکن عراقی کے بتیس گز اور درمیان
 رکن عراقی تا رکن شامی بائیس گز اور رکن شامی سے
 تا رکن یمنی ایک تیس گز اور رکن یمنی سے تا رکن حجر اسود
 بیس گز اور بلند کیا بیت احمد شریف کو آسمان کی طرف

نوگز اور قرار دیئے آسمان دو دروازے ایک مشرق اور
 دوسرا مغرب کو اور چھت سفین بنائیے ابراہیم علیہ السلام
 نے بیت الصمد شریف کی بلکہ پہلی چھت بیت اللہ شریف
 کی قصی بن کلاب نے بنائی پانچویں بار بنا کیا اُس گھر کو عمارۃ
 یعنی اولادِ عقیق بیٹے لادز بیٹے ارم بیٹے سام بیٹے
 نوح علیہ السلام نے اور یہ عمارۃ اول رہنے والے مکہ معظمہ کے
 تھے چھٹے مرتبہ بنا کیا بیت اللہ شریف کو جرہم اولادِ حطّان
 بیٹے عابر بیٹے صالح بیٹے ارفخشذ بیٹے سام بیٹے نوح علیہ
 السلام نے اور بعض روایت ہیں آبا پیہ کہ پہلی بنائیے
 جرہم کی ہی اوپر بنائیے عمارۃ کے ساتویں بار بنا کیا بیت
 اللہ شریف کو قصی بن کلاب نے کہ پانچویں پشت پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے پھر چھت بنائی بیت اللہ شریف
 کی ڈالیوں کچھ راور لکڑیوں درخت دوم سے اور علامہ

قطب الدین مکی نے امینی تاریخ کی کتاب میں لکھا ہے
 اُبا یا قُصَی نے بیت اللہ شریف کو قاعدہ ابراہیم علیہ
 السلام پر اور جس کسی نے بنا کیا بعد حضرت ابراہیم
 حلیل اللہ علیہ السلام کے پس بنا کیا اُس نے اوپر قاعدہ
 ابراہیم علیہ السلام کے مگر قریش مکہ کہ انھوں نے کم کیا طول
 بیت اللہ کو حطیم کی طرف سے اور باہر کیا حطیم کو بیت اللہ
 سے اور حجاج بن یحییٰ قریش کی بنا پر بنا کیا اور حطیم کو باہر کھا
 جیسا کہ باہر رکھا تھا قریش نے اُس کو اور بعد ذکر حجاج کی بنا کا
 درمیاں میں یوں آیا ہے کہ چھپا کر ہے پھر کہ بنا گیا رہوین بھی آیا
 اور اُس بنا میں بھی واقع ہوا یہی جیسا کہ قریش سے ہوا تھا
 حطیم کے خارج کرے میں اور بعد بھی معلوم رہی کہ مراد قطب الدین
 کی یہ تھی کہ جس کسی نے بنا کیا بعد ابراہیم علیہ السلام کے
 پس بنا کیا اُس نے موافق قاعدہ ابراہیم علیہ السلام کے

بیچ مقدم طلال اور خرمن کے فقط اور مخالفت ہوئی ان بعضوں نے

بنا کرنے والوں سے بیچ مقدم دوسرے کے یعنی چھت بنانے اور بلند

بیت اللہ شریف کے اور سوائے اس کے انھوں نے مرتبہ بنا کیا بیت اللہ

شریف کو قریش مکہ نے اس وقت کے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

وسلم کی پچیس سال کی عمر تھی اور موجود تھے اس بنامین اور عام

شریک تھے ان لوگوں میں نفس نفیس اپنے سے بڑا اختلاف کیا

قریش نے بنائے ابراہیم علیہ السلام سے چار چیزوں میں ایک تھے کہ زیادہ

کیا بیت اللہ شریف کو طرف آسمان کے نوگز سوائے نوگز پہلے کے

پس قرار پایا سب باندی نے بیت اللہ شریف کی اتھارہ گز دوسرے بھی

کہ کم کیا لبنانی سے بیت اللہ شریف کو قریب سات گز کیا اور باہر کیا

اس جگہ کو محلِ حطیم بنایا سوا سوا کے جو پہر سال پاک کھائی سے جمع

کیا تھا واسطے بنانے بیت اللہ شریف کے وہ مال و فنان کیا تمام بیت اللہ

شریف کو بس اس سب سے باہر کیا اس جگہ کو محلِ حطیم میں پتھر سے

کہ بند کیا دروازہ مغرب کا کہ مقابل دروازے مشرق کے تھا یعنی
 دو دروازوں میں سے ایک بند کیا چوتھے سید کو کہ بند کیا دروازہ
 مشرق کا زمین سے اس واسطے کہ داخل نہ ہو کوئی بیت اللہ شریف
 میں مگر ہمارے اذن سے پھر بحث کرنے لگے قبیلہ یعنی گروہ قریش کے
 پیچ مقدمہ جگہ قرار دینے کو واسطے جر اسود کی اور چاہا ہر ایک نے
 انہیں بسے کہ رکھے جر اسود کو اپنے محلے کی طرف پھر بحث کیے بعد
 راضی ہوئے اس بات پر آپس میں کہ جو شخص داخل ہو صبح کو پہلا
 مسجد الحرام میں بس وہی شخص رکھے جر اسود کو جس جگہ چاہے پھر
 انتظار پہنچا اس رات کو بس داخل ہوئے فجر کو پہلے فجر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم پھر رجوع لائے سب اس مقدمہ کو حضرت صلعم
 حضور میں پھر رکھا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حجر کو رکن بیت اللہ
 بنانے کو وہ جگہ مشہور ہے ہمارے زمانے تک نوین بار بنا کیا امیر شریف کو
 عی الدین فہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بسبب سید کو بھینچا تھا میت اللہ

شریف کو ضعف باعث الہ اور مجاہدین کے ہاتھ سے حصین بن
 نمیر کے کہ امیر ہو گا یا تھا زید کی طرف سے واسطی قتل کرنے عبداللہ بن
 زبیر کے * حصین کے حاکم و پیش اور ص کو زبیر اور یا کو جرم * چھو
 عبداللہ بن زبیر التجانی نے یعنی چھپے طرف مسجد الحرام کے پھر چلا یا حصین
 مجاہدین سے پھر و نکلو کہ شکست ہوئیں اس سبب سے بعضی دیوار
 کعبہ شریف کی اور آگ لگانے سے جل گئیں بعضی لکڑیاں ان کے
 اور کچھ غلاف اس بیت مشرق کا پھر اسی عمریہ میں حصین کو
 خرموت زبیر کی پہنچی اور پھر اوہ مکہ مشرف سے ساتھ شکرانہ
 کے پھر چلا عبداللہ بن زبیر نے کہ برابر کریں باقی دیوار و نکلو کعبہ معظمہ کی
 پھر نئی بناوین انکو اور وجہ مظلوم کی اور قاعدہ ابراہیم علیہ السلام
 بنا کیا بیت اللہ شریف کو اور قاعدہ ابراہیم علیہ السلام کے استوار
 سنی تھی انھوں نے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور
 ملا دی اس جگہ کو کہ باہر کیا تھا قریش نے محل حطیم میں مقدار ست

گز کے دسویں بار بنا کیا کعبہ شریف کو حجاج بن یوسف نے حکم سے
 عبدالملک کے پھر بار کیا موضع حطیم کی طرف مقہارسات ز
 کے کردنل کیا تھا اس کو عبد اللہ ابن زبیر نے اور بعد نقصان
 کے دیوار بیت اللہ شریف کے باقی رہا تھا کعبہ مشرفہ طویل
 کی طرف سے درمیان حجر اسود اور رکن عراقی کے پچیس گز
 اور درمیان رکن شامی اور رکن یمنی کے چوبیس گز
 اور بند کیا دروازہ کعبہ شریف کا مغرب کی طرف سے اور
 بلند رکھا دروازہ مشرق کا زمین سے چار گز اور ایک شبر
 یعنی ایک بالشت اونچے ہو کر رکھا باقی بیت اللہ شریف کو اوپر
 بنائے ابن زبیر کے پس وہی بنا اس وقت تک قائم ہے اور بنا
 ابن زبیر اور حجاج کی باقی رہی ہے ہمارے زمانے تک * وَهَذَا
 حَاصِلُ مَا ذَكَرْنَا مِنْ تَوَارِيخِ مَكَّةَ وَغَيْرِهَا
 مِنَ الْكُتُبِ * اور بھی حاصل اس کا ذکر کیا گیا ہے تاریخ

یکے اور دوسری کتابوں میں بیانِ حجت کعبہ شریف کا علاقہ
 ہستانی یا شرح مختصر وقایہ میں لکھا ہے کہ یہ بیت شریف
 جو واقع ہے درمیان مسجد الحرام کے اس بیت شریف میں دو
 سطح یعنی دو چھت ہیں ایک کے اوپر ایک اور طول ان چھتوں کا
 اتھارہ گز ہے اور عرض ان کا پندرہ گز ہے اب جو کوئی چاہے
 کہ کما حقہ اس سالہ مختصر کو دریافت کرے تو وہ دیکھ لے سیرۃ
 الشامیہ وغیرہ میں والدہ اعلم بالصواب فائدہ جانا چاہے
 کہ ذکر کیا ہے علامہ عبد اللہ بن سالم بصری نے بھی اپنی شرح
 بخاری میں کہ بنائے کعبہ معظمہ کی دس مرتبہ ہی انتہی کیا رہا
 مرتبہ بنا کیا بیت الہی شریف کو سلطان مراد خان نے کھتے ہیں
 کہ داخل ہوئی سیل عظیم پانی کی سن ایک ہزار سال پہلے بحری
 مقدسہ میں مسجد الحرام میں اور شکست کیا اسے کعبہ معظمہ کی
 ایک طرف کو کہ تعمیر کیا تھا اس کو حجاج نے اور کم زور ہو گئی تھی

باقی دیوارین پھر پھنچی خبر سلطان دراد خان کو پھر بھیجی اسنے
 معارف کو اور مال بھت توہم کیا انھوں نے یعنی برابر کیا باقی
 دیوار و نکو تین طرف کی پھر سر نو بنایا کعبہ مشرق کو اور تمام
 ہوئی وہ عمارت سن ایک ہزار چالیسین انتہی اور شیخ عبد
 بصری اور مثل انکے علامہ ابن علان بکری نے بعضی کتابوں میں اور
 علامہ حسن شرقی ستر نبال کی مصنف امداد الفیاح نے رتالہ منقولہ
 میں کہ نام رکھا تھا اسکا اسمعاد وال عثمان المکرم اور محمد بن احمد
 بن مصطفیٰ زنجیلی نے ذکر کیا کہ داخل ہوئی وہ سبیل مسجد الحرام
 شروع شب بخشنہ اور پچیسویں شہر شعبان سن ایک ہزار
 تہ میں اور پھنچا وہ پانی برسات کی سبیل کا بیت اللہ شریف
 میں اونچا اوپر کے آستانہ دروازہ کعبہ سے مقدار ایک گز یا قدر
 کم یا کچھ زیادہ اور گہرے ویسے ستون کہ باندھی جاتی ہیں انہیں
 قنذیلین گرد مطاف کے یعنی طواف کی جگہ کے اور ظاہر ہوتا

وہ قبر کہ اوپر مقام ابراہیم علیہ السلام کی یہی مگر مقدار ایک گز یا قدر
 زیادہ اور منقطع ہوئی وہ سبیل از شب جمرات کو اسی رات میں
 شکست ہوئی کعبہ معظمہ سے تمام دیوار شاہی کہ جانب حطیم کے تھی اور قریب
 نصف دیوار شرقی کہ جب میں دروازہ ہی اور مقدار تیرا حصہ دیوار
 غریبی سے کہ مقابل دروازہ کی یہی اور سلاخی دیوار جنوبی کہ جانب
 یمن کی یہی ظاہر میں ولیکن حقیقت میں وہ بھی خلل پذیر تھی یعنی خلل
 پانی تھی پھر خبر پھنچی سلطان مراد خان ابن سلطان احمد خان کو پس
 بھیجا اُس نے معماروں کو اور مال بہت پھر شروع کیا انھوں نے پھیلے ہدم
 کرنا یعنی گرانما ان دیواروں کا کہ جو دیواریں گرجی تھیں روز دوشنبہ اور
 تانچہ دسویں مہینہ جمادی الثانی اور سن ایک ہزار چالیس ہجری میں اور
 بعد فارغ ہوئے ان دیواروں سے یعنی برابر کرنے کے بعد خوشک تھیں
 پھر نئی بنا کو شروع کیا روز شنبہ اور تانچہ پچیسویں شہر ذکر کئے
 گئے میں نے اسی مہینے میں پھر فارغ ہوئے اُس نے اور تباری اور

مرمت کرنے تمام عمارت سے کہ جو کچھ توتی تھی مقام ابراہیم کی طرف سے
 اور دروازوں مسجد الحرام سے یعنی باب السلام اور باب ابراہیم اور
 مناروں سے مسجد کے اور مدرسہ سلیمانی اور سوائے اسکے جو کچھ کہ
 ٹوٹا تھا اُس میں پچاسویں ذی قعدہ اور سن ایک ہزار چالیس ہجری میں
 میں ذکر کیا زنجیلی نے بیچ رسالے اپنے کے پس حاصل اس ذکر کا بھیہ
 ہی کہ بنا کیا گیا کعبہ معظمہ گیارہ بار اور معلوم ہوا ہے کہ جو کچھ صاحبون
 تاریخ والوں پھیلوں نے یعنی علامہ ارزقی اور فاسی اور قطب
 الدین مکی نے لکھا ہے کہ باقی رہی بنائے حجاج کی ہمارے زمانے تک
 اس کے کہنے کا سبب تھا کہ بنائے دسویں تک بھیہ لوگ حیات تھے
 اور بنا گیا رہوین واقع ہوئی بعد وفات انھوں کے چنانچہ بنائے گیا
 ہوین تمام ہوئی سن ایک ہزار چالیس میں اور وفات علامہ قطب الدین
 کی ہوئی سن نو سو نو ہجری میں اور وفات علامہ ارزقی کی ہوئی
 پہلے ان سے فائدہ جانا چاہئے کہ بھیہ سب ذکر بنا کعبہ شرف کا جو ہوا

یہ نئے سرے بنایا گیا ہو یا اور مرمت اسکی چنانچہ جو طرف
 اُمرور ہوئی کچھ شریف یہ جیسا کہ چھت اور استانہ اور باب
 یعنی دروازہ اور میراب رحمت یعنی پالہ اور تمام طرفین کہ یہ چھت بہت
 مرتبہ بنی ہیں کہ ذکر کیا ہی حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں یعنی
 مرتون کا اور واقع ہوئی ہیں بعضی مرمت طرفوں مسجد اطرام کی
 بعد زمانے ابن حجر سے مرآت متعددہ یعنی بہت مرتبہ اور اس سب طرح
 ذکر کیا شیخ عبد اللہ بصری نے شرح بخاری وغیرہ میں فائدہ فو
 دیہا ہی عالمون رحمہم اللہ نے اس مقدمہ میں کہ جائز نہیں ہدم کرنا یعنی
 گراناکوئی دیواروں کچھ شریف سے واسطے نئی بنانے کے اس لئے کہ عادت
 نہ پکڑیں یاد شاہ اس فعل کو بطریق کھیل کے اور اس واسطے منع کیا
 امام مالک رحمہ اللہ علیہ نے دارون رشید کو حسب وقت کہ ارادہ کیا اپنے
 نبی بنا کر کچھ شریف کی اور یہ منع اس وقت ہی کہ ضرورت نہ تھی
 بنائیں اور ہدم کر کے یعنی گرا کے پھر بنانا واسطے زینت یا ایجاد کے

اور اگرچہ ضرورت درپیش ہوئی جیسا کہ غلبہ سیکل کا آیا المہدم ہو گئی
 کوئی چرخ کعبہ شرفیہ یا ٹھہری کوئی صلاح نیک و اچھے در کرنے یعنی
 طرفوں سے کعبہ شریف کی اسوقت جائز ہے اصلاح اور رفت اسکا
 ایسا ہی بیان کیا ہی ابن حجر نے مناجل العذب بیان بیچ مقدمہ اصلاح
 میں کعبہ شرفیہ کی انتہی یعنی اصلاح وہ کہ بعضا مقام طرفوں سے
 شریف سے نہایت کم زور ہوا کہ قریب منہدم کیے ہی اسوقت بھی
 آثار کو اسکو یعنی منہدم کر کے پھر نیا بنا شاید درست ہو واللہ اعلم بالصواب

دوسری فصل میں

ان ستونوں کا بیان یہی جو کعبہ شریف کی بہتر تھیں اور چکھ کرامت
 اور شانیاں کعبہ معظمہ اور منیٰ کی بیان ہاں علامہ فاسی
 نے لکھا ہی جانا چاہیے کہ البجیر کعبہ شرفیہ کے چہ عدد ستون و قوطا
 تھے اور اس طرح تھے وہ ستون پھر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
 زمانے تک پھر نقصان کیا عبد اللہ بن زبیر نے جبوقت کہ نبی کی انھوں نے

اور کم کئے آسمان سے تین ستون اور اختصار کیا تین ستون پر ایک صف
 اور اب کعبہ شریف میں چار ستون ہیں اور خبر بخوامین وقت تصنیف
 گریز تاریخ کے اس ستون چوتھی سے انتہی واللہ عالم فائدہ جانا چاہیے
 کہ حق سبحانہ و تعالیٰ بزرگی میں بیت اللہ شریف کی فرماتا ہے
 قَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ

مُبَارَكًا وَهَدَىٰ لِلْعَالَمِينَ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ
 إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ترجمہ تحقیق پہلا گھر جو ہر
 لوگوں کے واسطے بھیجی ہوئے ہیں یہی برکت والا اور نیک راہ جہان کے
 لوگوں کے آسمان نشانیاں ظاہر ہیں کھڑے ہوئے کی جگہ ابراہیم کی اور جو کوئی
 اُسکا اندر آیا اُسکو امن ملا علماؤں نے لکھا ہے کہ مراد فیہ سے گاؤں بھی یعنی
 مکہ معظمہ اور مراد آیات بینات سے کعبہ اور حضایص و کرامت یعنی خاصیت
 اور بزرگی آسمان میں کہ امتیاز پائی بھی سبب ان کرامتوں کے تمام دنیا کے
 گھروں پر اور ان کرامتوں سے چھوڑ دوں نشانیاں ہیں کہ ذکر فرمایا اللہ سبحانہ

قرآن مجید میں ایک مقام ابراہیم ہی کہ اتر گئے ہیں دو نو قدم ابراہیم
 علیہ السلام کے اسٹین اور اتر قدموں کا اس پتھر میں بھی نشانی
 بلاشبک ہی اور یہ بھی خبریں آیا یہ کہ جب وقت ابراہیم علیہ
 السلام مبارک تھے کعبہ معظمہ کی تو اس وقت وہ حجرات کے حکم میں
 تھا اور ان کے ارادے پر اونچا اور نیچا ہوتا تھا واللہ اعلم اور دوسری
 نشانی یہ ہے کہ جو شخص داخل ہوئے حرم کعبہ میں امن ہو
 اس کو اور مراد امن سے یہی عذاب آخرت سے نجات
 پانا نزدیک جمہور علماء کے یہ ہے سب علماء کے نزدیک اور نزدیک
 ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے یہ ہے کہ جو شخص کسی سیر قتل لازم ہو
 سبب قصاص کے اور سوائے اس کے پس التجا لاویے وہ طرف کعبہ
 یعنی حرم کعبہ مشرف ہیں چاہے پھر تعرض نہ کرنا چاہیے اس سے جب تک
 کہ وہ حرم میں ہی اور یہ بھی یہی نشانی ہی کہ شوق ہی تمام خلافت
 طرف اُس کے آتے ہیں واسطے طواف کے آدمی طرفوں اور شہر

بعید سے اور بچہ بھی نشانی ہی کہ واقع ہوتا ہی وقت دیکھنے
 شریف کے سبب دل میں اور خضوع اور خشوع اور جاری ہونا
 آنسوؤں کا اور ایک بچہ بھی نشانی ہی کہ منع کرتی ہی کہ مت
 اسکی جانوروں کو تو تر وغیرہ کو اڑنے سے اور پخت کعبہ کے او
 بیٹھنے سے اور اس کے گھر کو ٹی جانور انہیں پمار ہوتا ہی تو اسو
 بیٹھتا ہی کعبہ شریف پر واسطے طلب شفا کے اور اگر ایسا نہ ہوتا
 تو بھت ہوتا آلودہ ستر کعبہ شرف کا یعنی غلاف اسکا بیت جانو
 یہ جیسا کہ ہوتی ہے آلودگی چھتون پر سب گھروں کی اور بچہ
 بھی نشانی ہی کہ شفا پاتے ہیں پمار اس کعبہ شریف سے جس وقت
 رکھتے ہیں موضع یعنی جگہ درد اپنے کی اوپر حجر اسود کے اور بیٹھتی
 آجسوقت کہل تا ہی دروازہ کعبہ شرف کا اور داخل ہوتی ہی آسمان
 خلائق بھت پھر باوجود تھوڑی وسعت جگہ کے اور بھت کثرت
 آدمیوں کے لوگ آسمان نماز پڑھتے ہیں اور کسی کو کچھ ضرور نہیں

پہنچتا ہی اور میوہ بھی نشانی ہی کہ جلد ہوتا ہی عذاب ہلاکت کا
 انکے حق میں کہ نصیب معلوم کرتے ہیں بزرگی کے بعد معظمت کی اور ظاہر کرتے
 ہیں ظلم اور جو رحم محترم میں تو واقع ہوا ہی جلد عذاب ہلاکت کا
 ایسے لوگوں پر محبت درجہ جیسا کہ بیان کیا اصحاب السیرۃ پیچھے ایک
 اور میوہ بھی ہی کہ ہلاک ہونے اصحاب الفیل سبب ارادہ ظلم کے
 اور میوہ کہ محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ نے حجر اسود کو اور مقام ابراہیم کو لیجانی
 دشمنوں سے ہمیشہ سے اترنے کے وقت سے میرے زمانے تک *
 اور میوہ قول راویکا ہی * باوجود کثرت ہونے دشمنوں کے
 اور شرکوں اور تمام ناسقون کے چنانچہ قرامض اور سوائے اسکے
 اور جب کہ لیا قرامض نے حجر اسود کو ارادہ دشمنی سے پھر منہ پھرا
 اسکا حق سبحانہ تعالیٰ نے فضل اور کرم اپنے سے جیسا کہ مفصل ہے
 پیچھے کتب سیر کے اور میوہ بھی ہی کہ اُلفت کرتے ہیں ہر ن اور
 درندے زمین حرم میں اگر آنا ہی بھاڑنے والا پیچھے آہو کے زمین

حل میں پھر جس وقت داخل ہوتا ہی وہ آہو زمین حرم میں پھر جمع
 لاتا ہی وہ دیندہ اس آہو سے اور ایک میوہ ہی کہ اگر باران برے
 ظرف رکن یانی کے تو ارزانی ہو یمن میں اور اگر برے جانب
 رکن شامی کے تو ہوا رزانی طرف شام کے اور اگر برے پانی طرف
 رکن عراقی کے تو ہوا رزانی طرف عراق کے اور اگر برے
 پانی حجر اسود کی طرف تو ہوا رزانی طرف ہند و غیرہ کے اور اگر
 برے پانی بیت اللہ کی طرف یعنی سب طرف بیت اللہ میں تو ارزانی
 عام ہو میان منی کا ایک میوہ ہی کہ جو کچھ واقع ہوتا ہی منی میں
 گرمی کرتے ہیں یعنی پہلے ہیں سنگ ریزے شیطانوں پر محبت
 اور باوجودیکہ کھائی دیتے ہیں وہ چار یعنی سنگ ریزے تمھو
 اور سوائے اسکے آیات معینات میں وہ نشانیاں ہیں کہ بڑی
 فکر انکا اس جگہ سب بیان نہیں ہو سکتا مگر تمھو را بیان معبرکتا
 ہوں یہ اس مقام میں لکھا جاتا ہی چنانچہ ذکر فضیلت منی کا قاضی

عزیز الدین ابن جامع نے اپنی مناسک میں علامہ محبت الدین ^{طبرانی}
 رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ ایام منیٰ میں تین نشانیاں بڑی ہیں ^{المنیہ}
 ۱۔ اٹھائے جلتے ہیں اُس جگہ سے جاریے سنگ ریزہ جو شیطان ^{کلب}
 پھینکتے ہیں یعنی شیطانوں کو جو کنکریان ایام منیٰ میں ماری جاتی
 ہیں وہ کنکریان فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اٹھایا جاتے ہیں اس
 مقدمہ میں روایت کی ہے آپ سعید خذری رضی اللہ عنہ نے کہ پوچھا
 ہیں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ صلعم مجھ
 رمی جو لوگ ہر سال کرتے ہیں جانتا ہوں میں کہ باقی نہیں
 رہتے وہ سنگ ریزہ اُس جگہ مگر قدرِ قلیل فرمایا سرورِ عالم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کہ قبول ہوتے ہیں انہیں سے اٹھا
 لیا جاتے ہیں انکو فرشتے اور جو قبول نہیں ہوتے پڑے رہتے
 ہیں اُسی جگہ اور اگر ایسا نہ ہو تا تو تحقق ہو جاتے وہ سنگ
 مثل بھار کے اور روایت کی ہے دارقطنی اور عہدی اور حاکم نے

ان سنگ ریزوں کی مرقوعا یعنی اٹھ جانکی اور روایت ہی
 سید ابن منصور کی موقوفاً یعنی انھیں ہین اور زوا^{ست}
 ہی پہنچی اور مانند اسکے موقوفاً کی ابن عباس رضی اللہ
 عنہ سے اور کھاطری نے کہ شاہدی دیتی ہے صحت اسکی کو
 غور کرنے سے معلوم ہوگا جیسا کہ عمری کی راہ میں تنہا ہین
 ایک جگہ ہے کہ لوگ کہتے ہین اس جگہ قریب ابی لہب کی
 اور انھیں ہی فی الحقیقت قرا اسکی اس جگہ پھر پھینکتے ہین
 اس موضع پر بعض آدمی انھیں سے کہ گزرتے ہین اس راہ
 عمرہ لانیہ وقت یکدہ دپتہر اور انھیں پھینکتے ہین وہ پتہر
 مارنے والے مقدار سو ان حصہ حاجیوں سے کہ آتے ہین اطراف
 عالم سے واسطے حج کے ہر سال یعنی سو آدمی سے ایک آدمی
 اس جگہ مارتا ہوگا پتہر اور منی میں سب آدمی پھینکتے ہین
 عورت اور مرد اور لڑکے باوجود اس کم کسرتی آدمیوں کے

اُس جگہ حریے کی راہ بہن ایک ڈھیر عظیم ہی پتھر و سکا
 اور ساتھ اُس کثرت آدمیوں کے کہ اگر حج کھٹے جاویں وہ
 سنگ ریزے تینو جگہ منی کے کہ پھیلتے ہیں لوگ شیطان
 کی طرف ہر سال مقدار چھ لاکھ آدمی جکا اور اگر کم ہوں آتے
 آدمی سے تو پورے کرتا ہی اللہ تعالیٰ انکو فرشتوں سے
 اور ہر شخص رمی کرتا ہی یعنی پھیلتا ہی ان شیطانوں
 کی طرف ستر سنگ ریزے یا انچاس حضرت ابراہیم علیہ
 السلام کے زمانے سے میرے زمانے تک جبر بھی معلوم
 نہیں ہوتی ہی بلندی بھت زمین پر اور پچھ نشان
 ظاہر اور دلیل روشن ہی اور دوسری نشانی وہ کہ
 گوشت قربانی کا ایام مئی میں خشک کرتے ہیں آدمی
 دیواروں اور چھتوں اور پتھروں اور پھاڑوں پر پھر
 محفوظ رکھتا ہی اللہ تعالیٰ اُس گوشت کو کہ لیا ویہ کوئی

جانور کچرا سہیں ہے اور یہ معلوم ہے کہ چیل وغیرہ اگر دکھیں
 کچرا سہیں چیز آتی ہے مانتھ ہین یا سپر اگرچہ وہ غیر گوشت کے
 ہو تو بھی گرتے ہین اسپر اور لیجاتے ہین اسکو اور اس ایام
 ہین چیل وغیرہ بھت اڑتے ہین اس گوشت پر اور قدرت
 نہیں رکھتے کہ لیجاوین کچرا اس گوشت ہین نیسے تیرمی نہ
 وہ کہ نہیں گرتی ہین مکھیاں اس ایام ہین کھانے پر اگرچہ کہایا
 جاتا ہے شہد اور سوائے اس کے اور مٹھائی اور جمع ہوتی ہین
 بھت مگر نہیں گرتی ہین اسہین باوجود کثرت عفونات کہ
 یعنی بدبو کی چیزوں کے کہ سبب کثرت قربانی کے خون اور گوہر
 وغیرہ کہ راہوں میں پڑا رہتا ہے اور یہ چیزیں سبب زیادہ ہونا
 مکھیوں کا ہے مگر اسپر بھی نہیں پٹھتی ہین اور جب ایام منی
 یعنی ج کے دن گزر جاتے ہین پھر گرتی ہین مکھیاں کھانے کی
 چیزوں پر ایسی کہ خوش نہیں آتا کھاتا کھانے والوں کو سبب

ایک اور شایان کھلی اور ظاہر ہیں اُن لوگوں کے واسطے
کہ نظر کریں انصاف سے * ذِکْرُہٗ اِنْبِی

جَمَاعَہٗ فِی مَنْسَکِہٖ نَاقِلًا عَنِ الطَّبِی

* ترجمہ جیسا کہ ذکر کیا ابن جماعہ نے اپنی مناسک میں نقل

تیا طبری سے فائدہ جانا چاہئے کہ جو ذکر کیا میں نے مقدمہ

تعداد دفعات بنائے کعبہ معظمہ میں اسے معلوم

ہوا طول اور عرض موضع حطیم کا پس جو کچھ علامہ بارزقی

و ابن جماعہ نے لکھا ہے کہ تمام طول حطیم کا مابین فرجہ

حد دیوار جانب مغرب سے تا جانب دیوار مشرق

سیدنا بیس گز ہی اور عرض حطیم کا مابین میزاب حمت

تعبہ تا منہا نے دیوار شاہی حطیم مقدار دس گز و ثلث

گز ہی اور عرض دیوار شاہی حطیم کا ایک گز و نیم گز ہی

اور بجز کیرف سے دیوار حطیم کی اثنا ٹیس گز ہی

پھر اس حطیم میں یہ مقدار سات گز کے زمین کعبہ کی ہی اور
باقی زیادہ یہی اور یوں بھی کھائی بعضوں نے کہ چہ گز اور
ایک بالشت زمین کعبہ شرف کی ہی اور یہ ذکر بھی ہے ہو چکا

تیسری فصل میں

بیان طول اور عرض مسجد الحرام کا اور منیٰ بنیادوں اس کی
اور گنتی دروازوں اور طاقوں اور ستونوں اور قیون اور
لنگورون اور مناروں کی کہ اس زمانے تک ہمیں جانا چاہئے
کہ جس وقت بنا کیا کعبہ شریف کو ابراہیم علیہ السلام نے پس
نہ تھا اگر داسے کوئی گھر اور نہ کوئی دیوار اور اس طرح نہ تھا
کچھ زمانے تک عاملہ اور جریم اور خراہ کیے اور جرات نکی
کسی نے کہ بناویہ ایک گھر گر کعبہ شرف کے بسبب تعظیم کے
تو اس وقت تک کہ پھنچی ولایت کعبہ کی قصی بن کلاب کے
ماتھے میں اور یہ پانچویں پشت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہے پس جمع کیا انھوں نے اپنی قوم کو اور اذن دیا انکو کہ بنائیں
 رد کبیر شریف کے پھر بنائے انھوں نے گھبراہٹ میں اُپس جگہ اور رکے
 دروازے گھروں کا کبیر شریف کی طرف واسطے کہ داخل ہوں
 اس طرف سے طواف کو اور چھوڑ دی واسطے طواف کرنے والوں
 جگہ مطاف کی یعنی جگہ طواف کی اس قدر چھوڑ دی کہ فرش کیا ہے
 اس وقت تک آسمان پتھر و نمک و تراش کے گرد حاشیہ مطاف
 تک کہ وہ جگہ معروف ہے اس زمانے تک اور اس بی طرح رہا وہ
 قریب زمانہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک اور زمانہ
 حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پھر پھینچی جس وقت خلافت حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ کو اور بھٹ ہوئی کثرت آدمیوں کی اس وقت برپا
 مسجد الحرام کو سال چودہ ہجری میں اور وہ خلیان کہ گرد مسجد
 الحرام کے تھیں توڑا انکو اور داخل کیا مسجد میں اور بنائی کہ
 یزار واسطے مسجد کے کمر تقامت سے یعنی قد آدم سے یکہ کم

کہے چراغ اس دیوار پر اور اول دیوار مسجد کی حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ نے بنائی اور بعد اُس کے خلافت پہنچی حضرت
 عثمان رضی اللہ عنہ کو پھر خرید کیے انھوں نے بہت گھر اور داخل
 کئے مسجد الحرام میں بیچ سال چھپس ہجری کے اور بنائے
 مسجد میں در اور پچلے اسکے رواق یعنی محراب بنائے مسجد
 میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اور بعد اُس کے زیادہ کیا
 عبد اللہ ابن زبیر نے مسجد الحرام میں زیادتی بہت اور خرید کیے
 گھر بہت بچان تک کہ خرید ایک گھر ازرق کا زیادہ دس
 ہزار دینار سے اور داخل کیا ان گھر و نگو مسجد میں بعد اسکے
 ملکہ کیا عبد الملک بن مروان نے دیوار میں مسجد کی اور چھت کیا
 اس کو یعنی حرم کی چھت بنائی درخت ساج کی لکڑی سے لیکن
 بڑا یا نہیں اس کو بنائے ابن زبیر سے بعد اسکے بڑا یا حرم
 نو اسکے چھت نے کہ نام اس کا ولید بن عبد الملک تھا اور لایا واسطی

تیاری حرم شریف کے بھت ستون رخام کے پھر بعد اسکے زیادہ
 لیا اُس میں ابو جعفر منصور نے اپنی خلافت میں دو مرتبہ ایک
 بار سن ایک سو ساٹھ ہجری میں اور دوسری بار شروع
 اُس عمارت کو سن ایک سو سرستھ میں اور تمام کیا اُس کو
 ایک سو انھتر ہجری میں اور وفات پائی اُس نے اُسی سال
 میں اتفاقاً اور دو نو دو قہ بڑھانے میں مسجد اور عمارت کے
 مال بھت تصرف کیا کہتے ہیں کہ خرچ کیا ہر ایک گز زمین
 کے واسطے جو داخل کی ہی مسجد میں مقدر پچیس دینار کے اور لایا
 واسطے اُس عمارت کے بھت ستون سنگ رخام کے بلاد
 شام سے اور دوسری طرف سے کشتیوں میں اور امارا
 ان ستون کو بندر جدہ میں پھر لائے وہاں سے گاڑیوں پر
 لے کر موطا میں پھر بعد اسکے زیادہ کیا اُس میں معتضد عباسیؒ
 شمال کی طرف مسجد الحرام سے تھوڑی زیادتی بعد سال

ایک سو اسی بحری سے اور داخل کیا مقام دارالندوہ کو
 اور نام رکھا اعلیٰ زیادتی کا باب الزیادہ یعنی وہاں ایک
 دروازہ حرم کا قائم کیا اور اس دروازے کا نام باب الزیادہ
 رکھا اور ندوہ ایک گھر تھا شمال کی طرف کعبہ شریف سے
 کہ بنایا تھا اس کو قصی بن کلاب نے اس واسطے کہ جمع ہوتے تھے
 اس میں قریش مکہ واسطے مشورت ایک کام کے جیسے نکاح یا
 لٹائی یا اور ایسے کام کو اس گھر میں جمع ہوتے تھے
 اور ندوہ لغت میں اجتماع کو یعنی جمع ہونے کو کہتے ہیں اور
 کہتے ہیں کہ دارالندوہ نہ تھا پہلے قصی بن کلاب سے بعد
 اس کے زیادہ کیا مسجد الحرام میں پشت کعبہ شریف کی طرف سے
 کہ وہ زیادتی معروف ہے ساتھ زیادتی باب ابراہیم کے یعنی
 زیادہ کیا مسجد الحرام کو باب ابراہیم کی طرف سے اور ہوئی بنا
 اس زیادتی کی زمانے خلافت حضرت عباسی میں سنی

سوچہ میں پھر رہی بنائے اسکی سیطرح سات سو اسی
 سال بحری تک اور سوائے اس کے مدت کی بجائے بادشاہوں
 یا چھت یا دروازے یا غار کے پھر سن نو سو اسی میں منہا
 لیا یعنی برابر کیا مسجد موصوف کو سلطان سلیمان خان کہ باتا
 روم کا تھا اور نئی بنائی بنا اسکی اور بدلان بہت ستونوں کو
 سنگ رخام سے اور بنائی عمارت اسکی مضبوط اور بہت بخت
 اور خرچ کیا اسپر مال بہت تا وہ کہ تمام ہوئی وہ عمارت زمانہ
 میں اس کے پیسے کے کہ نام اوسکا سلطان مراد خان تھا بیچ سال
 آخر نو سو نرا سی کے والد اعلم بالصواب • ذکر مسجد الحرام کے
 مانپ کا اور دروازوں کا اور طاقوں کا غلہ قحطانی نے شرح
 مختصر وقایہ میں لکھا ہے کہ تمام مانپ مسجد الحرام ایک لاکھ
 بیس ہزار گریبی اور دروازے اس کے پندرہ ہین اور طاق
 کے دروازوں کے یعنی محراب سینتالیس ہین اور ستون

ایک چار سو چوبیس ہاں اور تمام ستون مرمر اور رخام سے
 ہاں انتہی اور چھپانے کے لئے جو کہ علامہ قسستانی نے نقل کیا ہے
 وہ ان کے زمانے میں تھا پھر بعد اسکے ہوئی ہے زیادتی اور تبدیلی
 دروازوں اور طاقتوں اور ستونوں کی بہت چنانچہ تحقیق
 کیا ہی کچھ علماء و ان سے علامہ قطب الدین نے تاریخ مکہ میں لکھا
 نقل کیا جاتا ہے کلام اسکا فخر یعنی تھوڑا جانا چاہئے کہ علامہ
 قطب الدین نے کہا ہے گنتی دروازوں مسجد الحرام کی اور طاقتوں
 کی سو معدوم ہوا کہ سب دروازے مسجد الحرام کے اس زمانے تک
 انیس عدد ہیں کہ کھلتے ہیں اور ان دروازوں میں انتالیس
 محراب ہیں جانب مشرق کعبہ شریف سے کہ دروازہ بیت اللہ
 شریف اور مقام ابراہیم اُس طرف ہی چار دروازے ہیں ایک
 باب بنی شیبہ کہ معروف ہی اس وقت تک ساتھ باب السلام
 کے یعنی اس زمانے میں اسکو باب السلام کہتے ہیں اسمین تین

عدو طاق ہین دوسر اور وازہ باب البنی صلی اللہ علیہ وسلم ہی
 کہ اسمین دو طاق ہین داخل ہوتے تھے پھر حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم اس طرف سے مسجد الحرام میں جسوقت کہ آتے تھے اپنی
 دولت سرائے سے کہ وہ گھر پی خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
 کا تھا پھر باہر تشریف فرما ہوتے تھے مسجد الحرام سے دولت
 خانے کی طرف اسی دروازے سے انتہی تیر دروازہ باب
 الجنائز بھی کہ نام ابکا اس وقت میں باب عباس سے اس
 سبب سے کہ وہ دروازہ مقابل ہے گھر حضرت عباس رضی اللہ
 عنہ کے اور اسمین تین طاق ہین اور کبھی باب البنی کو باب
 الجنائز بھی کہتے ہین چوتھا دروازہ باب بنی ہاشم سے کہ معروف
 ہی وہ دروازہ باب علی سے یعنی اسوقت میں اسکو باب
 علی کہتے ہین اسمین بھی تین طاق ہین اور مسجد الحرام میں
 جنوب کی طرف کعبہ معظمہ سے کہ طرف یمن کے ہی اسمین بھی

سات دروازے ہیں ایک دروازہ کہ اسکو باب بازان
 کہتے ہیں اور اُس میں دو طاق ہیں دوسرا وہ کہ باب البخل
 ہے اُس میں دو طاق ہیں تیسرا باب بنی مخروم کہ معروف ہے
 اب وہ دروازہ باب الصفا ہے اس سبب سے کہ وہ نزدیک
 صفا پھار ہے یہی اور اُس میں پانچ طاق ہیں چوتھا دروازہ
 وہ کہ معروف ہے باب جیاد صغیرہ اور اُس میں دو طاق ہیں
 پانچواں دروازہ باب المجاہد ہے کہ اسکو باب الرحمہ کہتے ہیں
 اُس میں بھی دو طاق ہیں چھٹا باب عجلان ہے کہ سبب نزدیک
 ہونے بدر شریف عجلان کے اسکو باب عجلان کہتے ہیں اور
 اُس میں دو طاق ہیں اور ساتواں ایک دروازہ ہے کہ واقعہ یہی
 مجازات یعنی مقابل رکن بمانی کعبہ معظمہ ہے اور وہ معروف ہے
 باب امّ ثانی ہے اس سبب کہ تھا وہ دروازہ نزدیک محل سرائے یعنی
 گھری فی امّ ثانی کے اور وہ بیٹی انبی طالب کی تھیں اور

مشہور ہوا اور اسمین ایک طاق ہی اور مسجد الحرام میں جانب
 شمال کعبہ معظمہ سے پانچ باب ہیں ایک وہ کہ معروف ہے
 باب السدۃ اور اسکو باب العتیق بھی کہتے ہیں اور نام
 اسکا پھیلانے میں باب النمرۃ تھا اور اسمین ایک طاق ہی
 اور دوسرا باب الحجر کہ نام ایسے ہیں اسکا اس زمانے میں باب
 الباسطہ اس سبب سے کہ وہ دروازہ نزدیک ہی مدرسہ عبد
 الباسطہ سے اور اسمین بھی ایک طاق ہے تیسرا ایک دروازہ
 ہے طرف باب زیادہ ذکر کئے گئے ہیں اور وہ شام کی طرف کعبہ
 مشرفہ سے ہی اور وہ اب معروف ہی باب قطیبہ وہ بھی ایک
 طاق کا ہی چوتھا باب وہ کہ طرف دارالندوہ ہے وہ دروازہ
 بھی تین طاق کا ہی پانچواں باب کہ معروف ہی باب الدربۃ
 قریب منارہ باب السلام کے ہی اسمین ایک طاق ہی ہے
 بیان ستونہ مسجد الحرام کا وہ ستون کہ اس زمانے میں موجود

اہلین سے ایک ستون سنگ ضو الکا اور چودہ ستون رخام
 ہین اور جو زیامتی کہ باب ابراہیم کی طرف واقع ہی اہلین
 سولہ ستون ہین سبہ رخام کے اور تیسرے قسم کے ستون
 حجر شمس سے ہین اور نسبت کئے گئے ہین وہ پتھر پیر شمس سے
 شمس کے سین کو پیش اور مہم کو زبر اور یا کو جزم پھر سین کو
 زیر اور یا کو جزم فقط اور پیر عربی زبان مین کوئے کو کھتے
 ہین کہ وہ میر کہ معظمہ اور مذرجہ سے کئے درمیان ہی اور
 لگتے ہین کہ حد حرم کی جد سے کی طرف اسی کوئے سے ہی
 اور مین نزدیک اس کوئے کے محبت پھاڑ زرد رنگ کے اور
 لائے ہین ان پتھروں کو وہاں سے کہ معظمہ ہین اور مہم تمام
 ستون شمس دو سو چالیس ہین انہیں سے جہت شرقی
 یعنی مشرق کی طرف مسجد الحرام سے تیس ستون ہین اور چالیس
 شمالی کے چالیس ستون ہین اور چھت غزنی کے چھتیس ستون

ہاں اور جنوب کی طرف اُسٹین چھترستون ہاں اور چاروں
 رکنوں پر مسجد الحرام کے چارستون ہاں ہر ایک کو غنیہ پر ایک
 ستون ہی اور زیادتی میں باب الذوہ کے چھتیسستون
 ہاں اور زیادتی میں باب ابراہیم کی طرف اٹھارہستون
 ہاں * بیان قبوں کا امام قبیہ مسجد الحرام کے ایک سوبان
 ہاں انہیں سے جانب شریف مسجد الحرام سے چوبیس قبیہ ہاں
 اور جانب شالی حرم سے چھتیس قبیہ ہاں اور جانب جنوبی حرم
 چھتیس قبیہ ہاں اور وہ رکن مسجد الحرام کا کہ قریب منارہ ضرورہ
 کے ہی اُسٹین ایک قبیہ ہی اور زیادتی میں باب الذوہ کے سولہ
 قبیہ ہاں اور زیادتی باب ابراہیم کی طرف پندرہ قبیہ ہاں
 بیان کنگورون کا امام کنگوریہ مسجد الحرام کے سب بکھڑا تین سوبان
 باؤن ہاں اُسٹین سے ایک سوترین کنگوریہ سنگ رخام
 ہاں اور باقی سب حجر شیشی سے ہاں اور جانب مشرق حرم

ایک سو پان تیس کنگورے ہیں اسیں ایک کنگورہ رخام کا
 اور وہ بڑا ہی اور باقی سنگ شمشیری سے ہیں اور جانب شمالی
 حرم سے تین سو ایک تالیس کنگورے ہیں رخام سے ہیں اور انہیں
 تین کنگورے بڑے ہیں اور باقی حجر شمشیری سے ہیں اور جانب
 غری حرم سے دو سو چار کنگورے ہیں اور انہیں پچتر کنگورے
 سنگ رخام سے ہیں انہیں کنگورہ بڑا ہی اور باقی حجر شمشیری سے
 ہیں اور جانب جنوبی حرم سے تین سو پان تیس کنگورے ہیں
 انہیں سے ستر کنگورے رخام سے ہیں اور انہیں بھی تین کنگورے
 بڑے ہیں اور باقی سنگ شمشیری سے ہیں اور زیادتی میں باب
 النذۃ کے ایک سو اگانوے کنگورے تمام حجر شمشیری سے اور
 زیادتی میں باب ابراہیم کی طرف ایک سو چھیالیس کنگورے
 ہیں سنگ شمشیری سے ہیں فقط نہ سوائے اس کے بیان مزاروں
 امارے مسجد الحرام کے واسطے اذان کے اس زمانے تک سات

بعد میں کہ ان پر اذان کہتے ہیں پانچ وقت ایک منارہ میں
 سے باب ٹری پاس ہی اور دوسرا منارہ قریب باب
 السلام کے ہی اور تیسرا منارہ باب علی پاس ہے چوتھا منارہ
 باب الخزورہ پاس ہے پانچواں منارہ باب الزیادہ پاس ہے
 چھٹا منارہ قریب مدرسہ سلطان فائستانی کہ واقع ہی در
 میان صفا اور مروہ کے قریب مسیٰ یہ یعنی جہان سے دور تھا
 ہیں ساتواں منارہ سلیمانہ یہ سلطان سلیمان خان کا
 کہ واقع ہی درمیان باب الزیادہ اور باب السلام کے اور
 یوحنا معلوم رہی کہ مسجد الحرام میں پچھلے زمانے میں منارہ
 دوسرے بھی تھے کہ ذکر کیا ہی انکا علماء تواریخ نے اپنی کتابوں
 ولیکن تریا یہ انہیں کچھ نشان اس زمانے میں یوحنا حاصل کلام
 قطب الدین اور دوسروں کا ہی فائدہ پشتر علامہ شمس
 سے تعداد تمام گزونی ہوئی تھی کہ وہ سب مسجد الحرام ایک

لاکھ پس ہزار گز ہی ولیکن تحقیق وہ ہی کہ علامہ فاسی نے
 تاریخ صغیر اپنی میں کہ نام اسکا تحصیل الزام ہے نقاب کیا ہی کہ مانیا
 میں یہ مسجد الزام کو لوہے کے گز سے اور تحریر اسکے یہ گز ہاتھ
 بھی بنایا ہوتا ہی یعنی علامہ فاسی نے ہاتھ کا گز بھی لکھا ہی
 پس مانیا میں نے لبنائی مسجد کی دیوار غریبی سے تا دیوار شرقی
 کہ مقابل اس دیوار کے ہی مقدار تین سو چھپن اور اٹھواں حصہ
 گز ہی لوہے کے گز سے پس ہوتی ہی وہ لبنائی مسجد کی
 ہاتھ کے گز سے چار سو ساٹھ گز اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بیحد
 گز لوہے کا ہاتھ کے گز سے شاید بڑا ہونی کا فقط اور مانیا میں
 بیچو بیچ دیوار غریبی حرم سے حطیم میں ہو کہ نزدیک دیوار شرقی
 بعد شروع سے تا بیچو بیچ دیوار شرقی حرم تک یعنی پانچ کے
 وقت اوس پانچ والے نے بیچ دیوار اور حطیم میں ہو کر پایا
 کنارے اور ایک بازو سے دیوار کے نہیں مانیا ہی ورنہ

بین تین حرمین مسجد الحرام کا دیوار شامی سے تا دیوار یمنی تک
 دو سو چھینس گز لوہے کے گز سے اور ہوتی ہی وہ چھینس ماتھے کے
 گز سے تین سو چار گز اور پانچ سو پچھ سو چار گز دیوار شامی حرم سے
 ما بین دیوار شرقی کعبہ اور مقام ابراہیم میں ہو کر بلکہ گذر ما بین
 نزدیک مقام ابراہیم کے ہو کر تا پچھ سو چار گز دیوار یمنی تک انتہی
 جسطرح ذکر کیا ہی فاسی نے پس اسطریق سے تمام گز منسج کے
 سات ضرب یہ بموجب گز لوہے کے چھ سو بائیس گز ہوتے
 ہیں اور ماتھے کے گز سے سات سو گیارہ گز ہوتے ہیں والد



اعلا

چوتھی فصل ہے

مقدار مطاف میں کہ اسقدر بھی مسجد زمانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم تک اور مطاف طواف کی جگہ کو کہتے ہیں جانا چاہئے
 کہ مولانا علی قاری نے شرح مشک متوسط میں لکھا ہے کہ

مراد مطاف ہے وہ مکان ہے کہ مقرر کیا گیا واسطے طواف کے
 اور اسقدر تہی مسجد الحرام زمانے تک حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ
 علیہ وسلم کے انتہی اور مولانا قطب الدین گیلانی نے تاریخ مکہ معظمہ
 لکھا ہے کہ مطاف مطلق اسقدر ہی گرد بیت اللہ شریف کے
 فرش کیا ہے اس میں اسوقت تک پتھروں کو تراش کر
 سنگ صوان سے اور تیار ہوا تھا وہ دائرہ مطاف سن
 نو سو ایک سٹھ ہجری میں حکم سے سلطان سلیمان خان
 ابن سلطان سلیم خان کے کہ سلاطین روم سے تھا انتہی بھی
 لکھا مولانا قطب الدین نے اور خرمین آیا ہے کہ ہوئی ابتدا
 فرش مطاف کی پتھروں صوان سے ایام خلافت سلطان
 سلیم خان ثانی یعنی دوسرا ابن سلیمان خان اول سے کہ سلاطین
 روئے تھا اور پھیلے اسے بنایا تھا موضع مطاف کو اور طرح
 یعنی بنایا تھا اوپر حاشیہ مطاف کے پتھروں سے دائرے کی

شکل اور اونچا کبا تھا اسکو زمین سے تاکہ ظاہر اور روشن ہو
 حد مظاف کی اور سمجھ بھی جانا چاہئے کہ خبر نہیں اپنی وقت ہا
 کر نے اس ریلے کے اوپر کسی کتاب کے اندازہ کیا ہو اس کتاب
 میں عرض و طول موضع مظاف کو گزونیے اس واسطے پایا میں نے
 ایک تین اپنی ذات سے گزستریہ سے کہ وہ خوبس آنگلی کا
 ہی اور مظاف کی جگہ واقع ہی دائرہ کی طرح نہ اوپر صورت
 ترتیب کے اور دائرہ اسکا سب طرف سے مکسبان بھی نہیں ہی
 اور ترتیب بمعنی مربع یعنی چاروں طرف سے برابر پھر اس واسطے
 پایا میں نے اسکو چاروں طرف سے مقابل سے اور پچھلے مشرف
 سے یعنی سامنے سے سامنے تک پس پایا میں نے شمال کی طرف
 کعبہ مشرف کے اور باہر دیوار عظیم سے پچھلے گز اور ایک بالشت
 دو انگشت اور مغرب کی طرف کعبہ مشرف سے چوبیس گز ہی
 دو انگشت کم اور جنوب کی طرف کعبہ مشرف سے ایکس گز اور

اور اٹھ انگشت ہی اور مشرق کی طرف کعبہ معظمہ تانھا
باب السلام قدیم تک چوالیس گز نہی اور حساب کیا گیا
ہی کہ بچھ سب گز سب جوانب کے مقابلے سے اور پچھ سے
کعبہ شریف کے اور نہ کو نوں اور نہ اُسٹکانیہ کے واقع
ہی درمیان پچھ کے اور اگر حساب کیا جاوے مقابلہ
اور غیر وسط یعنی غیر پچھ سے تو ظاہر ہی کہ فرق اس جانب
میں پڑ جاوے اس سبب سے کہ مطاف واقع ہی دائرے
کی طرح پر بصورت مربع کے ﴿فَلْيَتَذَكَّرْ وَاللَّهُ
أَعْلَمُ بِحَقِيقَةِ الْحَالِ وَالْيَهُ الْمَالُ﴾
پس غور کر تو کہ اللہ تعالیٰ جانو الہی حقیقت حال کا
اور اس کی طرف سب کو بھجانا ہی واللہ اعلم بالصواب

پانچویں فصل میں

بیان ہی کعبہ شریف اور حرم محترم کی جانب کا اور جو

اُسکے علائقے میں ہی ان سب کی ماسب اور کثرت بھی ہے
 جانا چاہئے کہ جامع الرموز میں آیا ہے پیچ مقبہ مساحت
 مسجد الحرام کے وہ عبارت یہ ہے ۰۰۰ وَالْمَسْجِدُ فِي
 وَسْطِ مَكَّةَ ذِرَاعُهُ مِائَةٌ وَآلْفٌ وَعِشْرُونَ
 وَطَافَاتُهُ اَرْبَعُونَ طَاقَةً وَاسْتَوَانَا

تُهُ اَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ اَرْبَعٌ مِائَةٌ كُلُّهَا مِنْ مَمَرٍ
 وَرُخَامٍ وَأَبْوَابُهُ خَمْسَةٌ عَشْرَةٌ ۰۰۰ ترجمہ

یعنی مسجد الحرام پیچ کے میں ہی گیارہ سو پچاس گز ہی
 اور طاق اُسکے چالیس ہیں یعنی محراب دروازوں کی چالیس
 ہیں اور ستون اُسکے چار سو چوبیس ہیں سب سب
 درمیکے اور رخام کے اور دروازے اُسکے پندرہ ہیں انہی
 جانا چاہیے کہ بلندی بیت اللہ شریف کی کہ کعبہ ظاہری
 طرف آسمان کے اس ایام میں اٹھارہ گز ہی اور پانچ

اور گزشتہ عہد چو پس بالشت کا اور انکلی کا پھلو اور وسط
 ہونہ جڑ اور نہ نوک اور انکلی چھہ جو کی اعتبار سی نہ کم
 نہ زیادہ اور جو کو انکلی پر پھلو سے رکھنا چاہئے اور طول
 بیت اللہ شریف کا رکن یعنی کوئی چھ اسود سے تار کن عراقی
 کہ دیوار شرقی خانہ کعبہ ہی پچیس گز نہی اور چھہ قلعہ یعنی
 چھہ بالشت اور رکن یمانی سے تار کن شامی کہ دیوار غربی
 لگنے کی ہی چو پس گز نہی اور ایک بالشت اور عرض
 بیت اللہ شریف کا رکن یمانی سے تار کن جبر اسود کہ دیوار
 جنوبی کعبہ شریف کی ہی ایکس گز اور ایک بالشت ہی
 اور رکن شامی سے عراقی کہ دیوار شمالی کعبہ ہی پچیس
 گز نہی اور عرض دیوار خانہ کعبہ مشرق و دو گز نہی اور واسطے
 بیت اللہ کے دو چھت ہین ایک کے اوپر ایک یعنی دو چھتین
 ملی نہیں ہین اور طول چھتو نکا ایک طرف سے ایکس گز

قدر زیادہ ہی اور دوسری طرف سے میس گز ہی قدر
 زیادہ اور عرض دو نوچھٹ کعبہ معظمہ کا ایک طرف اٹھارہ
 گز ہی اور دوسری طرف سے سترہ گز ہی اور دروازہ
 ثعبہ شریف کا دیوار شرقی بہن ہی اور طول دروازہ
 کعبہ مشرف کا چھ گز اور دس ایکست ہی اور عرض دروازہ
 کعبہ کا چار گز ہی اور نچتے دروازے کے ساج کے ٹکڑے بہن
 اور تنگ بیسے یز اس پر چاندی کے لگے بہن اور چاندی
 کی میخوں سے مضبوط کیا ہی اور بلند ہی اتنا ہی کی
 یعنی چوکھٹ کعبہ مشرف کی زمین سے جاگر اور ثمن یعنی
 اٹھواں حصہ گز کا ہی اور ناودان کعبہ شریف کا کہ
 اس کو میراں رحمت کہتے بہن اور ہندی زبان میں پیار
 کہتے بہن درمیان دیوار شمالی کعبہ ماہین رکن عراقی اور رکن
 شامی کے ہی اور حجر اسمعیل علیہ السلام نیچے اس میراں

رحمت کی ہی اور حجرِ اسود درمیان مشرق اور شمال کے جو
 رکن کعبہ شریف کا ہی اس رکن میں ہی اور بلندی حجرِ اسود کی
 زمین سے اڑٹائی گز رہی اور چھٹا حصہ گز سے تھوڑا زیادہ ہی
 اور تعداد عرض اور طول حجرِ اسود کا کہ ظاہر ہی ایک جب
 یعنی ایک بالشت اور چار بالشت اور انگلیان پس میں
 ملی ہوں اور طول اور حدِ مستحار کی چار گز اور پانچ بالشت
 ہی اور مقامِ مستحار درمیان رکنِ ہمانی اور دوسرے دروازے
 کعبہ شریف کے ہی وہ دروازہ کہ اس زمانے میں بند ہی
 اور اس کو مستحار اس واسطے کہتے ہیں کہ اس جگہ آدمی کھڑے
 ہوتے ہیں اور ہاتھ اوپر دیوار کعبے کے رکھ کر دعا کرتے ہیں
 اور مغفرت گناہوں سے طلب کرتے ہیں اس واسطے اس کو مستحار
 مِنَ الذُّنُوبِ کہا ہی اور عرض اس دروازے بند کا میں
 گز ہی اور طول پانچ گز سے تھوڑا زیادہ ہی اور حطیم کا

اول نام حجر تمہا اسطرح کہ حجی کو زیر اور جیم کو زہر اور اب
 اس زمانے میں اسکو حطیم کہتے ہیں وہ حطیم ایک حاطہ ہی
 مدوزینے گول ادنا دائرہ اور پیمہ حجر جانب شمالی کعبہ شریف
 سے نیچے ناودان کعبہ کی ہے اور حجر اس جگہ کا نام اسواط
 ہوا کہ وہ جگہ جدا ہوئی ہے کعبہ شرف سے اور حد اس
 حجر کے رکن عراقی سے تا رکن ستامی تک ہے اور زمین حجر کے
 پتھرون رخام سید اور سیاہ اور سرخ اور سبز اور زرد
 سے فرش کیا ہے اور اس جگہ سے کہ نیچے پتالے کعبہ شریف
 کے ہی تا دیوار حجر تک کہ مقابلہ اسکے ہے دس گز اون
 تین پاؤں کی ہے اور سات گز یا چھ گز اور ایک وجب
 یعنی ایک بالشت اس میں زمین کعبہ شرف کی ہے اور باقی
 زمین حجر کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بکریوں کی جگہ تھی
 بعدہ اسکو داخل حجر میں کیا ہے اور اس حجر کے دو دروازے

ہیں ایک نزدیک رکن شامی کے اور دوسرا نزدیک رکن
 عراقی کے اور باہین دونوں دروازے حجر کے مفاصلہ بیس گز
 ہی اور دائرہ حجر کا بیتر کی طرف سے اوپر کا اٹھائیس گز
 ہی اور باہر کی طرف سے چالیس گز اور پاؤ گز ہی
 بیان حفر نیکا کہ وہ ایک حوض ہی ملا ہوا دیوار شرقی
 کعبہ شرف سے اور نزدیک استاذ کعبہ شرف کے اور وہ اس
 ایام میں مقام جبرئیل مشہور ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ
 حفر وہ جگہ ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام گارہ تیار کرتے
 تھے واسطے تعمیر کعبہ شریف کے اور اس واسطے اہل مکہ اس
 حفرے کو منجھتے کہتے ہیں اور طول حفرے کا سات باشت
 اور سات انگشت طے ہوئے ہی اور عرض اسکا پانچ
 وجب یعنی پانچ باشت اور تین انگشت طرف کعبہ کے ہی
 اور عمق یعنی گہرائی اسکا ایک باشت اور چار انگشت ہی

اور تسبیح فی الدین طبری وغیرہ فی کما ہی کہ میچہ حفرہ وہ
 جگہ ہے کہ جرئیل علیہ السلام نے حضرت سید و رحالم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سامنے یا کچ وقت کی نماز درمیان روز مختار
 کے اس موضع میں گذاری ہے اور وقت پانچ وقت کی
 نماز کے معائن کئے ہیں اس زمانے میں کہ خدا تعالیٰ جل جلالہ
 نماز اس امن مرحومہ پر فرض فرمائی ہے واللہ اعلم بالصواب
 بیان حدود مظاف کا میچہ جانا چاہیئے کہ حدین مظاف
 کی یعنی طواف کرنے کی جگہ کی جہیم کی طرف دیوار حطیم سے
 تاحہ مظاف پچیس گز اور ایک بالنت اور دو انگشت
 ہے اور جانب غربی کے شادروان کعبہ شریفہ سے
 ناسرحد مظاف چوبیس گز سے دو انگشت کم ہے اور
 شادروان بمخے پستہ کعبہ اور جنوب کی طرف شادروان
 کعبہ سے ناسرحد مظاف اکتیس گز اور اٹھ انگشت ہے

اور دروازے کعبہ مشرفہ کی طرف سے تاسرحہ مطاف ترین گز
 ہی اور تاحہ باب السلام قدیم چوالیس گز ہی اور تمام طول
 مطاف کا مابین حد شمال سے جنوب تک اٹھانوہ گز
 اور تین پاؤں دو انگشت کم یا قدر سے زیادہ ہی بیان
 عرض زمین مطاف کا قدموں کی گنتی سے اما عرض زمین
 مطاف کو گرد اگر د کعبہ مشرفہ کے پتھر سفید سے زشت کیا
 دروازے کعبہ سے مشرق کی طرف کے مقام ابراہیم ہی
 وہاں سے تاشادروان کعبہ معظمہ تک کے مقابل اس مقام
 کے ہی چھین ستم قدم ہی اور شمال کی طرف کنارہ حد
 مطاف سے تادیوار حطیم کے مقابل اس کے ہی اڑتیس قدم
 اور چھ انگشت ہی اور مغرب کی طرف کنارہ مطاف سے
 تاشادروان دیوار کعبہ معظمہ تک اگاون قدم سے
 دو انگشت کم ہی اور چھ طرف اور طرفوں سے زیادہ ہی

اور جنوب کی طرف کنارہ مظاف سے تا شادروان دیوار
 کعبہ مظہرہ کی اُس جگہ تک کہ حجر اسود ہی پہنچتا لیکن قدم
 ہی بیان ستونات مظاف کا اماستون دائرہ مظاف
 کے جو واسطے لٹکانے قذیلون کے کمرے کے ہیں وہ ستون
 تین نہیں عدد ہیں ایک تیس عدد ہفت جوش کے یعنی ہفت
 دہات کے ہیں اور اُس کو بعض لوگ پچر کس بھی کہتے ہیں
 اور دو ستون دو نو کو نو پر سنگ در سفید کے ہیں اور در
 میان ہیں اور دو ستون یعنی پر دو ستونوں کے در میان
 ہیں سات قذیل شیشے کے لٹکے رہتے ہیں اور ہر روز روشن
 ہوتے ہیں اور بیچہ قذیلین گرد مظاف کے دو سو چوبیس
 ہیں اور تمام قذیلین حرم کی ایک طرف ہیں شیشے کچی پر جانا
 چاہئے کہ حرم محترم و بیت اللہ معظمہ تھوڑے سے پھرے ہیں
 چاروں طرف سے چنانچہ رکن حجر اسود مقابل دو نو مشرق و نیلے

پہنچ واقع ہوا ہی اور ستارہ قطب کا برابر رکن عرفی کے
 معلوم ہوتا ہے باقی کو فی السیطح قیاس کرنا چاہیے ۛۛۛ
 بیان مصلون کا جانا چاہئے کہ پھلا مصلّا حقیقہ کہ وہ ایک ایوان
 ہی یعنی ایک مکان ہی تین درکادہ و منزلہ بعمارت عظیم الشان
 طرف شمال کے باہر ستونات مطاف سے واقع ہی اور
 اس فصیلے سے دیوار حطیم تک اڑتالیس گز ہی اور دوسرا
 مصلّا شافعی ہے کہ قریب چاہ زم زم کے ہی اور پھر مصلّا
 دیوار کعبہ شریف سے چالیس گز ہی اور اسطرف کوئی تین
 مطاف کا نہیں اور پھر مصلّا بھی باہر ہی حدستون سے
 اور پھر واقع ہوا ہی درمیان عمارت چاہ زم زم اور منبر
 عالی سنگ مرمر کے اور اس پر ایک مکان ہی یکدرہ منقل
 مقام ابراہیم علیہ السلام کے مشرق کی طرف اور تیسرا
 مصلّا حنبلی ہے اور اس پر بھی ایک مکان ہی چھوٹا سا

ایکدہ مقابل حجر اسود کے باہر ستونوں مطاف سے جا
 مشرق کے اور کنارہ دیوار مصلیٰ سے تاپشتہ دیوار کعبہ کہ
 پینچے حجر اسود کے ہی سینتالیس گز ہی چوتھا مصلیٰ مالکی
 ہی کہ اس پر ایک مکان ہی ایکدہ جانب مغرب کے باہر ستون
 مطاف سے واقع ہی اور کنارہ مصلیٰ سے تاشادروان کعبہ
 پینسٹھ گز ہی بیان مقام ابراہیم علیہ السلام یون نقل ہی
 شہنخ غریز الدین سے کہ تاریخ رسات سوترین پجریہ مقدسہ
 نماز و کعبہ مضافہ کا تھا ہیں اور مقام ابراہیم علیہ السلام کو ہمیش
 کیا ہیں پس پایا ہیں نیلمندی مقام مذکور کی روئے زمین سے
 ٹٹ یعنی تھائی گز اور اٹھواں حصہ گز کا ہی اور اوپر سے
 وہ سنگ ربع ہی یعنی چاروں طرف سے تین پاؤ گز ہی
 اور اس پر شان قدین مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہی
 اور گرد جبکہ قدموں مبارک حضرت کے پتر چاندی کے لگائے

ہین اور پستے یعنی پچائی قدموں کی پتر چاندی سے ساڑھے
 سات قیراط ہی یعنی تیسرے حصہ گریس اور اسی قیراط کم ہی اور گز
 چوبیس قیراط کا ہی اور چاروں طرف اس موضع کے ایک
 صندوق زمین میں مضبوط کیا ہی اور اوپر اس صندوق کے
 خلاف اطلسی سیاہ زربفت کا پھنایا ہی اور اوپر اس صندوق کے
 ایک گنبد چھوٹا سا لکڑی کا چارستونوں پر کھڑا ہی اور بخت
 ایک سوینے اور لا جورد وغیرہ سے تمام منقش کیا ہی اور زہمت
 زیب اور زینت سے سوارا ہی اور اوپر اس گنبد کے شیشے کے
 تختوں کو باہم ملا کر منج زد کیا ہی اور ہر چار طرف صندوق کے چار
 شباکہ ہفت جوش کے یعنی چار ٹٹٹی جالی دار ہفت دہات کی
 ان چارستونوں سے کہ ذکر ہوئے ہین وصل ہین اور پیچھے اس
 گنبد کے ایک مکان ہی کہ پتھر کے ستونوں پر تعمیر کیا ہی اور اس
 مکان کا نام ایوانہ خلف کہتے ہین اور طول اسکا اور عرض اس

اُس موضع مصلیٰ کا کہ جگہ نماز گزارنے کی نفل طواف کی ہی ہے مجھے
 اُس مکان کے پانچ گز اور سدس گز یعنی چھٹا حصہ گز ہی اور طول
 و عرض شبا کہ یعنی اُس جالی کا پانچ گز ہی اور شبا کہ پینچریکو
 بھی کہتے ہیں اور اُس صندوق سے کہ جس میں مقام شریف ابراہیم
 علیہ السلام ہی تھا دروان کعبہ میت اللہ اکبر گز سے اٹھواں
 حصہ کم ہی اور حجر اسود سے تا مقام مذکور تک ستائیس گز ہی بیان
 منبر کا جانا چاہئے کہ منبر خطبہ جمعہ کا کہ مقابل رکن عراقی کے واقع
 ہو یا ہی بعمارت سنگ در سفید عظیم الشان کے تیرہ زمینے کا ہی
 اور اوپر اُس کے ایک گنبد بلمع طلائی ہی بیان چاہ زرم کا جا
 چاہئے کہ عمق یعنی گہرائی پیر زرم کی سترھ گز ہی اور عرض منہ اُس
 چاہ کا چار گز سے چار گز ہی اور دیوار کعبہ شریف سے تا چاہ زرم
 تک تین تیس گز ہی اور فوق درمیان مقام ابراہیم علیہ السلام کے او
 چاہ زرم کے ایکس گز ہی اور میچے اُس مکان کے کہ جس میں چاہ

ہی ایک گنبد ہی کہ اس کو قبۃ الفرائشین کہتے ہیں اس واسطے
 کہ فرائش لوگ آسمان شمع اور شمع دان اور کچھو نے اور قرآن مجید اور
 جو کچھ حاجت کی چیزیں ہیں مسجد الحرام کی سب اس جگہ رکھتے ہیں
 اور پیچھے اس قبۃ الفرائشین کے ایک گنبد دوسرے ہی کہ اس کو سفائۃ
 الحاج کہتے ہیں اور پیچھے اس مکان کے کہ مصلاۃ شامی اسمیں بھی
 ایک دروازہ کہ اس کو باب السلام کہتے ہیں اور ایک زمینہ چوبی ماند
 تبرک کے گیارہ پائیکا واسطے داخل بیت اللہ شریف کے قریب مکان
 رزم کے رہتا ہے کہ نواب مدراس نے بھیجا تھا بیان مفصل گنتی اور
 دور ستونات مسجد الحرام کا جانا چاہئے کہ کتنے ستون مسجد الحرام کے
 گرد بگرد کتنے دور میں ہیں سو ایسے ان ستونوں کے کہ باب السلام اور
 باب زیادہ بیان ہیں وہ سب چھ سو چوراسی ستون ہیں چاروں
 طرف حرم کے اور ہر طرف تین قطار ستون ہیں بعض جگہ کم اور
 بعض جگہ زیادہ چنانچہ کنج صفا، کبرطرف تین قطار ستون ہیں

کچھ کم اور باب ابراہیم اور باب الزیادہ کی طرف تین قطار سے
 زیادہ ہیں پچاسی ستون بیان مفصل مناروں کا جانا چاہئے
 کہ منار مسجد الحرام کے سات ہیں چار چاروں کو نور حرم کے اوپر
 تین منار سے سوائے کوئوں کے ہیں اور زیر جندی نے لکھا کہ حرم
 حرم کی یعنی مانپ مسجد الحرام کی ایک اور پس بزار گز ہی لیکن طول
 مسجد الحرام کا ماتھم کے گزیے علامہ فارسی کے زمانے میں باب منی شہید
 سے کہ مشہور ہے باب السلام کے اور وہ کوئ دیوار شرقی مسجد کا
 ہی تا باب عمرہ کہ وہ کوئ غری مسجد کا ہی چار سو سات گز ہی اور
 دوسرے حساب سے بیچھ مانپ گزوں کی تین سو پچھس خطوہ ہوتی ہے
 اور خطوہ بمعنی قدم رفتار اور عرض حرم شریف کا باب منی مخروم
 کہ مشہور ہے ساتھ باب الصفا کہ اور بیچھ دیوار جنوبی مسجد کی ہی تا دیوار
 اصلی مسجد کی کہ شمال کی طرف ہی قریب باب السدوہ تین سو چار گز ہی
 اور بیچھ مانپ دوسرے حساب سے دو سو تریں خطوہ ہوتے ہیں

پہنٹی فصل ہین

بیان ہے صفا اور مروہ اور کچھ تھوڑا مٹی کا اور حدود حرم محترم کا
 اور حدین عرفات کا اور مسجد عمرہ کا بیان ہے ۞ اِنَّ الصَّفَا
 وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَارِ مَوْلٰی ۞ ترجمہ صفا اور مروہ چوپان
 نشان ہین الہ کے فائدہ صفا اور مروہ دو پھاڑ ہین کے
 کے شجر ہین ۞ کہتے ہین کہ صفا اور مروہ باہر ہین مسجد الحرام
 اور مشرق کو ہین صفا جانب جنوب کے اور مروہ جانب شمال کے
 ہی اور جامع ہین لکھا ہی کہ درمیان دونو پھاڑوں ہین
 صفا اور مروہ کے اٹھ سو اٹھ گز کا فرق ہی اور شرح صراط
 المستقیم ہین لکھا ہی کہ دو میل اخضرین دیوار حرم ہین کھی
 ہین آج کے دن تک اور وہ ایک علامت ہی اٹھائے جگہ
 سعی کی جتنے وہ دونو میل پتھر کی شکل مبارک کے ہین اور سبز
 رنگ ہین اور دیوار حرم ہین وصل ہین جس وقت

کہ عفا اور مروہ کے بیچ میں سے کرتے یعنی دوڑتے ہیں
 تو دونوں میلون کے درمیان میں جتنی جا چھو ہے اس قدر دوڑ
 کر جاتے ہیں ساتواں پھیر وں میں اور باقی کی جا چھو میں
 آہستہ چلتے ہیں اور شیخ الاسلام نے کھاہی کہ دو نشان
 ہیں میل کی شکل کھینچے ہیں دیوار مسجد الحرام میں اور الگ گنچین
 ہیں وہ دیوار حرم سے اور بھیہ دونو علامت ہیں واسطے سی
 کے یعنی صفا سے مروہ کی طرف جاویے تو اس میل سے اس میل
 تک دوڑ کر جاویے اور مروہ سے صفا کو آویے تو اس میل سے
 تک دوڑ کر آویے مگر عورت اور بیمار کو آہستہ چلنے کا حکم
 بیان میں آیا ہے کہ منی باہر ہی مکہ معظمہ سے مشرق کی طرف
 اور نھوڑی ٹاہل ہی یعنی دبی ہی خوب کی طرف پھوڑ کر کوئی
 اس موضع مذکور میں نماز گزارے تو چاہئے کہ متوجہ ہو طرف
 مغرب شمالی کے اور زاد الغریب میں آباہی کہ منی سے

تین میل کی فاصلہ اور عرفات چھ میل ہی منی ہے تقریباً اور
 مناسک میں ملا رحمۃ اللہ بسندھی علیہ الرحمہ کے آیا ہے کہ حدین
 عرفات کی پچھلے حد تمام ہوتے ہی اس شاہ راہ تک کہ
 جاتی ہے شرق کی طرف دوسری حد ان پھاڑوں تک کہ پیچھے
 زمین عرفات کے ہیں تیسری حد بایشن تک یعنی باغون تک
 کہ متصل ہیں قریہ عرفات سے اور یہ قریہ واقع ہے بایشن طرف
 اس شخص کے جو کھڑا ہو عرفات کی زمین پر قبلہ کی طرف منہ کر کے
 اور قریہ بمعنی گاؤں ہی چوتھی حد تمام ہوتی ہے وادی عرفات تک
 یعنی عرفات کے میدان تک اور عرفات تمام داخل ہے زمین حلماں ^{سطح}
 کہ حد حرم کی تمام ہوئی مسجد عمرہ میں کہ وہ باہر زمین عرفات سے پی ٹی ہوئی ^{زمین}
 عرفات سے اور بعض علمائے کھائی کہ تھوڑی سی مسجد مذکور عرفات
 کی حد میں داخل ہے اور شرح ملا علی قاری میں اور مناسک کے
 لکھا ہے کہ مسجد عمرہ آخر حد عرفات سے قریب ایک بلکہ بعضوں ^{نے}

لکھا ہے کہ بعضے سی قول پر ہیں اور ترجمہ خلاصہ مشکوٰۃ میں کہ
نام اسکا حراط الحیوة ہی لکھا ہے کہ غرہ کی نون کو پیش اور نیم کو
زیر اور ریکو زیر قریب وادی عرفات اور نہایت زمین حرم کی
ہی یعنی زمین حرم کی دامن تک ہی اور زاد الغریب میں آیا ہے
کہ راد حرم سے حرم مکہ ہی یعنی بھیان حرم سے مراد شہر مکہ ہی کہ
شہر مکہ سے ہر چار طرف حدین حرم کے مقرر ہیں چنانچہ جانب
مشرق کے چھو میل تک حد حرم کی ہی اور جانب مغرب اس
شہر سے بارہ میل نی اور جانب شمال کے تیرہ میل ہی اور جانب
جنوب کے چھو میل ہی اور شرح صراط المستقیم میں لکھا ہے
کہ غرہ ایک موضع ہی نزدیک عرفات سے اور آخر زمین حرم کے
ہی اور گویا کہ وہ ایک برزخ ہی درمیان حل اور حرم کے اور برزخ
اس کو کہتے ہیں کہ ایک چیز دو چیز و نمایں ملتی ہو جیسے کہ مونگا پتھر
اور لکڑی میں ملتا بھی اور تاجو رو نمایں ہندو آدمی اور جانورو نمایں

مذہبی

ملتا ہی اسبطح وہ زمین عمرہ کی محل اور حرم دونوں میں ملتی
 ہی حدائیں معلوم ہوتی ہیں محل بمعنی خیز زمین سوائے حرم کی
 زمین سے اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ مسجد عمرہ میں وقوف
 جائز نہیں ہے یعنی عمرہ کی مسجد میں یوم الحج میں کھڑا ہونا درست
 نہیں ہے کہ وہ قریب عمرہ کے ہی اور درمیان شرح کنز کے
 آیا ہے کہ بطن عمرہ یعنی عمرہ کی حد کے پیچ میں کھڑا ہونا درست نہیں
 اور وجہ اسکی یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو اس
 جگہ کھڑا دیکھا ہے جانا چاہے کہ عمرہ قریب عرفات کے ہی اور
 وہ مقام عمرہ چار میل چار جگہ بنے ہیں بصورت ایک دیوار چو
 کے آسمان سے دو میل کہ طرف کعبہ شرف کے ہیں وہ حد زمین
 حرم کی ہی اور وہ دو میل دوسرے کہ طرف عرفات کے ہیں
 وہ حد زمین عرفات کی ہی اور ان دونوں حدوں کو بطن عمرہ کہتے ہیں
 اس درمیان میں روز حج کے کھڑا ہونا نچاہئے واللہ اعلم بالصواب

دوسرا باب ہی بنائے مسجد نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم کے بیان میں اور اس بات میں جو فضائل

یعنی فصل میں بنائے مسجد شریف کا بیان ہی اب
جانا چاہئے کہ بعد بیان کرنے عرض اور طول اور بنا، کعبہ
معظمہ اور حرم محترم کے تمور اس کا بیان بنا مسجد نبوی صلی
اللہ علیہ وسلم کا ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ علماء سنیہ اور تاریخ
کے قبول کریں اللہ تعالیٰ کو تشش انگیزیوں بیان کرتے ہیں
کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کر گئے
مدینہ منورہ کی طرف تشریف فرما ہوئے اور ناقہ سواری مبارک
داخل مدینہ منورہ کیے ہوا ہر انصاری کہ عاشق اوس ذات پاک کے
اور پروانہ جمال حسان ارائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے
آپ کی خدمت میں عرض کی کہ ہمارے گھر کو اپنے قدموں سے
روشن فرمائیے آپ نے فرمایا کہ یہ ناقہ حق تعالیٰ کی طرف سے

ہامور ہی جہان آپ سے پیچھے جاویگا وہاں میں رہوں گا
 پس وہ ناقہ جب قریب اوس جگہ کے جہان اب مسجد ہی
 پہنچا خود بخود مسجد کے دروازے کی جگہ پیچھے گیا تب آنحضرت

اپنے زبان فیض جہان سے فرمایا: **هَذَا الْمَنْزِلُ الْاَشْأُو**
اللّٰهُ تَعَالٰی یعنی یہی مقام ہمارا ہی اگرچہ اللہ تعالیٰ نے

اور آپ ناقے سے اترے اور یہ آیت پڑھی: **رَبِّ اَنْزِلْنِيْ**
مَنْزِلًا مَّبَارَكًا وَاَنْتَ خَيْرُ الْمَنْزِلِيْنَ ترجمہ اللہ

ای رب اناں مجھ کو برکت کا اناں انا اور تو ہی بھتر انا زنیوالا اور
 اسوقت اوس جگہ چند درخت کچھ ریے تھے اور اونہیں ایک
 مرتبہ تھا حق دو یتیم کا کہ بعضے انصار اون دونوں یتیموں کو پرورش
 کرتے تھے یعنی مرتبہ اوس جگہ کو کہتے ہیں جہان کچھ رسکھلائی
 جاتی ہی بعد شریف لایے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 بعضے مسلمانوں نے اوس جگہ پر نماز پڑھنا شروع کیا بعد

چند روز کے جناب رسالت مآب نے اون دو نویتوں کو بولا
 فرمایا کہ تم اپنی اس جگہ کو مسجد بنانے کے واسطے ہمارے ہاتھ
 بیچ ڈالو اون دو نویتیں عرض کی کہ بے قیمت ہم آپ کی نذر کرتے
 ہیں آپ نے بات قبول فرمائی اور قیمت دیکر اون سے وہ جگہ مول
 لی بلکہ بعضے انصاریوں نے چند درخت کچھور کے قیمت سے زیادہ
 انکو دیئے بعد خرید کرنے کے آپ نے فرمایا کہ اس زمین کو برابر
 اور ہموار کرو اور جو درخت بے موقع تھے انکو کٹوا ڈالو بعد
 برابر ہونے کے بنا مسجد مبارک کی شروع ہوئی اور بقیع میں
 حضرت ابراہیم علیہ السلام کے شمال کی طرف قریب پیرایوب کے ایشیا
 بنو امین اور آپ اپنی ذات پاک سے اور کتنے اصحاب تھے اور انیت و
 سے لاتے تھے اور واسطے شوق زیادہ کرنے اور تسلی اصحاب کے
 یہ میت خوشخبر کے مضمون کے پڑھتے تھے ۞ اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ
 إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَارْحِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُضَاجِرَةَ ۞ ترجمہ

ترجمہ یا اللہ نہیں بھڑی مگر بھڑی آخرت کی پس رحم کر تو انصاف
 اور مہاجر و پراور چھت مسجد کی کچھو ر کی شاخوں نے بنا ئی
 اور ستون اویسے کچھو ر کی لکڑی کے اور حدیث میں آیا ہی
 کہ جب جناب رسالت مآب نے مسجد کی بنا رکھی حضرت
 خیر بن علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم لائے کہ چھت
 بناؤ مانند چھت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کہ اوسکی مانند
 سات گز زیادہ نہو اور کوئی زینت اور نقاشی کی بات
 اوس میں نہو ویہ خالی تکلف سے ہو واور چھت مسجد
 نبوی کی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اسطرح
 کی تھی کہ اگر بانی برستا تھا تو منی چھت ہی لوگوں گرتی تھی
 اور طول مسجد نبوی کا پھلے مرتبے کی بنا میں قبلہ کی طرف سے
 یعنی جنوب کی طرف سے شمال تک چوَن گز تھا اور عرض اسکا
 مشرق سے مغرب تک ترستہ گز تھا اور چھو سجد فتح خیر کے

مسسات حرمین میں سرسے دوسری مرتبہ بنا کی گئی
 اور اس مرتبہ میں دو نو طرف عرض اور طول میں سو سو گز
 پر کیا گیا اور طبرانی نے نقل کیا ہے کہ ایک انصاری کا گھر تھا
 مسجد کے ہمسا یہ میں جناب رسالت مآبؐ نے اُس انصاری سے
 فرمایا کہ لو اپنے گھر کو دیتا ہے مسجد میں ملائیکو اس شرط پر کہ
 تیرے واسطے بہشت میں گھر ہووے اور اُس شخص نے اس
 سعادت کی توفیق پائی اور اس سے عروم رکھا کہ بارئوں
 علیہ السلام پرے پاس سوا ہے اس گھر کے اور مال
 نہیں ہے اور اہل و عیال بھی رکھتا ہوں اس سبب سے میں
 دے نہیں سکتا آنحضرت صلعم نے اُس کے حذر کو قبول کیا بعد
 اُسے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس
 کو دس ہزار درم دیکر خرید لیا اور آنحضرت صلعم کی خدمت
 حاضر ہو کر عرض کی کہ اُس زمین کو بعبوض بہشت کے گھر کے آج

مجھے لیجئے انحضرت نے اُسے اسی شرط پر لیکر داخل مسجد
 شریف کی کیا اور آپ نے اپنے دست مبارک سے مسجد کی
 بنائیں اینٹ رکھی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 طلب کر کے فرمایا کہ تم بھی ایک اینٹ اپنے ہاتھ سے رکھو چنانچہ
 انھوں نے بھی رکھی اور حضرت عمر اور عثمان نے بھی بموجب و مو
 انحضرت صلعم کے ایک ایک اینٹ رکھی اور اسطرح مسجد
 قبا میں بھی عوامی مگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہنہان
 پہنچ بنائے مسجد قبا کے کلامِ حق کہ وہ اس وقت تک جہ سے
 تشریف نہ لائے تھے واللہ اعلم اور امام احمد رحمہ ابو حریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اصحاب اینٹیں
 لاتے تھے اور انحضرت صلعم بھی اُن کے ساتھ اینٹیں لاتے تھے
 ابو حریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے کہ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ
 انحضرت صلعم پٹ سے سینے تک اینٹیں اٹھائیے ہوئے

جاتے ہیں اپنے عرضی کہا کہ بار رسول اللہ مجھ کو دیکھئے میں لیجاؤں
 آپ نے فرمایا کہ اینٹیں بھرت ہیں تو بھی اوٹھا لالہ مجھ کو لیجانے
 دیے اور فرمایا اے ابو ہریرہ لَا عِشَّ إِلَّا عِشَّ الْآخِرَةِ یعنی
 دنیا کی عیش کچھ حقیقت نہیں رکھتی عیش اور آرام وہی ہے
 جو آخرت میں ہوگی اور یہ حال دوسری مرتبہ کی بنا کا بھی
 ان واسطے کہ ابو ہریرہ ایمان لائے تھے عین ساتویں سال جس
 سال خیر فتح ہوا بھی اور مسجد کی پھلی بنا اس سے پہلے ہی
 اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ہر صحابی ایک ایک اینٹ
 اوٹھاتے تھے اور عمار بن یاسر دو دو اینٹیں اوٹھاتے تھے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھ کر فرمایا وَيُخْرِجُ عَمَّارٌ يَقْتُلُهُ
 الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ بِذَنبِهِمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُو
 عَنْهُمْ إِلَى النَّارِ ترجمہ افسوس ہی عمار پر قتل کرنے
 اسکو ایک گروہ باغی بلاویگا انکو طرف جنت کے اور بلاویگا

ویسے اسکو طرف دوزخ کیے اور سولہ یا سترہ مہینے تک
 پہلی بنامین قبلہ بیت المقدس کی طرف رہا تھا اوسوقت
 مسجد کے بن دروازے تھے ایک دروازہ پائین کی طرف تھا
 یعنی مسجد کے سامنے کہ اب اوسے طرف قبلہ ہی اور ایک دروازہ
 جنوب کی طرف کہ اب اوسکو باب الرحمن کہتے ہیں اور ایک دروازہ
 اور تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس طرف سے تشریف
 فرما مسجد میں ہوتے تھے اور وہ باب عثمان تھا کہ اوسکو
 باب جبریل کہتے تھے قریب تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 مسجد سے نہ وہ دروازہ کہ اب سب لوگ اوسکو باب جبریل
 کہتے ہیں اور جب قرآن شریف قبلہ کیے پھیرنے میں نازل
 ہوا حضرت جبریل امین صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ کے حکم
 آئے اور جتنی چیزیں حجاب کی تھیں جیسے بھٹا اور درخت
 ان سبکو کعبہ معظمہ کے مقابلہ سے اٹھالیا اور بن مسجد نبوی

جس جگہ کہ اب ہی کعبہ معظمہ کو دیکھ کر رکھی گئی میزاب رحمت
 کی طرف اور بعد پھرنے قبلہ کے چودہ یا پندرہ روز تک
 جگہ نماز پھرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسطوانہ مخلوق
 پیچھے تھی کہ اس کو اسطوانہ عایتہ رضاکہتے ہیں بعد اوس کے
 جہان اب محراب ہی وہاں مقرر ہوئی اور آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں محراب کا نشان جس طرح کہ اب
 مسجد و مین ہوتا ہی تھا ابتدا محراب بنائیکلی عمر بن عبد
 الغریر کے وقت سے شروع ہوئی جس وقت کہ وہ ولید
 بن عبد الملک اموی یعنی بنی امیہ کی طرف سے امیر مدینہ کا تھا
 اور مقام نماز پرینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جس وقت کہ
 بیت المقدس تھا وہ جگہ تھی کہ اگر کوئی شخص اسطوانہ عایتہ
 کی طرف پیچہ کر کے تمام کس طرف چلے اور جب باب عثمان رستہ
 کا تھہ کی طرف آئے اوس جگہ اوس باب کے مقابلہ میں کھڑا

ہو جاویے وہی جگہ یا ویسے جس جگہ آپ نماز پڑھتے تھے اور
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل منبر کے رکھنے کے محراب کے قریب
 جو جانب مغرب کے متصل ہی کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے
 اور سب صحابہ کو سناتے تھے اور کہہ ہی کہہ ہی زیادہ کھڑے ہوئے
 جو رنج ہوتا تھا تو ایک کچھو رکی لکڑی پر کہ اوسے جگہ لڑی
 تھی تکیہ ذیل کھڑے ہوتے تھے بعد کتنی مدت کے ایک شخص
 مسافر مدینہ منورہ میں آیا تھا اور ایک صحیح روایت میں آیا
 کہ وہ شخص مدینہ کا رہنویو الا تھا اور کسی انصاری پی کا غلام
 آزاد کیا تھا اوسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 عرض کی کہ اگر حکم ہو تو ایک منبر آپ کے واسطے تیار کروں کہ اوسپر
 کھڑا ہونا اور بیٹھنا آپ کا دونوں اچھی طرح سے ہو دین اوسکی
 عرض قبول ہوئی اوسنے ایک منبر بنایا میں زمینے کا اور درجہ
 منبر اسی مقام جلوس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا

یہی روایت صحیح ہے اور جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 اوس منبر کو اوس جگہ پہنچے تب ان اب ہی رکھ کر بھیجی جگہ
 چھوڑ کر اپنے قدم مبارک سے فرین فرمایا تب وہ لکڑی کے
 کدے کی آبی خطبہ پڑھنے کے وقت ٹیک دیتے تھے آپ کے
 واقفین شش ہو گئی اور ایک آواز مانند اونٹنی کی آواز کے
 کر کے رونا شروع کیا اس طور سے کہ جتنے صحابہ وہاں حاضر
 تھے سب نے وہ آواز سنی اور یہ حال عجیب دیکھ کر سب کے سب
 رونے لگے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حال کو دیکھ کر منبر سے
 تشریف نیچے لائے اور دست مبارک اپنا اوس لکڑی کے
 شفقت سے رکھا اور فرمایا کہ اگر تو چاہے تو حسب طرح نو تھی
 اوس طرح جھکو رہنے دوں اور اگر تو چاہے تو بھست میں
 جھکو حق تعالیٰ کے حکم سے ایک درخت کر دوں کہ بھست کی
 مخروں سے تو یانی پیا کرے اور ہمیشہ بارور رہے اور سب سے

نیز پھل کھایا کرین بعد ایک لحظہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 اصحاب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اُس نے نبشت کیے رہنے کو
 اختیار کیا اور وہ لکڑی کسی صحابی پاس تھی بعد گزرینے
 بخت مدت کے ہنر گل گئی اور ایک روایت میں آیا ہی
 کہ اُس کو اوسے جگہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن
 کر دیا اور طوٹ منبر شریف کا دو گز تھا اور عرض ایک گز اور پور
 زینے کا عرض ایک بالشت تھا یہی ہی صحیح روایت ہے وہ
 منبر خلفاء راشدین کے زمانے تک اسی طرح رہا اور ایک روایت
 آیا ہی کہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوسکی پوشش
 کمر کی بنائی تھی اور بعضوں نے کھا ہی کہ اول حضرت محمدا
 رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے اوس منبر کی پوشش بنائی تھی اور چھ
 زینے بنائے منبر نبوی کو اوس کے اوپر رکھا تو سب نور میں ہوئے
 وہ بھی بعد ایک مدت کے شکست ہو گیا پھر بعض خلفاء

عباسیہ اور منبر بنایا اور منبر نبویؐ کی لکڑی بقی ماندہ ہے
 تبرک کے واسطے کنگیاں بنائیں اور شہر چھ سو چوں پتھر
 لگی گئی تھی اور منبر بھی چل گیا تھا تو صحیح یہی کہ وہ منبر بنایا
 ہوا خلفائے عباسیوں کا تھا والدہ اعلم بعد اوس کے براہیک بادشاہ
 اپنے اپنے وقت میں پھلے سے کچھ کچھ زیادتی کر کے منبر نبویؐ کو
 بناتے آج کے دن تک بھان تک شہر نو سو اٹھانوے
 جرمین حکم سے سلطان زاد خان بن سلیم خان کے کہ بادشاہ
 روم سے تھا منبر مذکور سنگ رخام یعنی پتھر سفید بنایا گیا
 اور اوس پر ایک قبہ بنت دہات کا ڈھلا حوا بنا دیا بعض
 فاضلوں نے اوسکی تاریخ میں یہ مصرعہ عربی میں لکھا ہے
 مِنْ بَرِّ عَمْرٍ سُلْطَانِ مُرَادٍ یَعْنِ مَنْ بَنَى سُلْطَانِ مُرَادِ

دوسری فصل میں مسجد شریف ہستونیکاپائی

وہ ستون جو زیادہ تبرک ہیں بہ نسبت دوسرے

ستون کے جانا چاہیے کہ اسطوانات یعنی وہ ستون مسجد نبوی
 صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اونے تبرک اور یتیمین مستحب ہے اور
 ماثور بھی یعنی ان سے برکت لینا اور بھڑی لینا درست ہے
 اور ماثور یعنی حدیث سے ثابت ہے وہ اٹھہا ہاں پھلا وہ
 ستون جو متصل حجر اب نبوی کے ہی امام کے کھڑے ہوئے
 مقام سے داعی طرف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر
 بنائے پھیلے اوسے جگہ پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے اور وہ
 کچھو رکی لکڑی کے آپ کے فراق میں روٹی تھی اوسے جگہ
 پر تھی دوسرا وہ ستون جسکو اسطوانۃ غایتہ کہتے ہیں
 اور اوسکو اسطوانۃ القراء اور اسطوانۃ المهاجرین بھی کہتے
 ہیں اور کلام مظہری سے اسے ابو جہا جاتا ہے کہ مخلوق نام
 اسی ستون کا ہے وہ ستون منبر کی طرف سے بھی تیسرا ہے اور
 حجرہ شریف کی طرف سے بھی تیسرا ہے یعنی منبر اور حجرہ شریف میں

واقع ہی اور رسول قبول صلۃ اللہ علیہ وسلم بعد پھر نے قبلہ
 اویسی جگہ نماز پڑھارتے تھے یحییٰ تک کہ جب محراب بنی پھر آپ
 محراب بن نماز پڑھنا شروع کیا اور طبرانی نے حضرت عائشہ
 حدیثہ رضاعنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا ہے کہ میری مسجد میں ایک جگہ ہے اسیستون کے آگے کہ اگر
 آدمی وہاں کھڑے ہو سکے معلوم ہووے تو بدوں اس کے کہ فرعہ دالین
 اوس جگہ نماز پڑھنا میرے معفو ہے اور دعا اسیستون کے نزدیک
 مستجاب ہے یعنی دعا اوس جگہ جلد قبول ہوتی ہے تیسراستون
 توبہ ہے کہ حجرہ شریف کی طرف سے دوسری اور مبرسرف
 کی طرف سے چوتھا ہی برابر اسطوانہ عائشہ کے حجر کی طرف سے
 اور اسیستون سے قبر شریف تک میس گزرتی اور اس کو اسطوانہ
 ابو لبابہ بھی کہتے ہیں اور ابو لبابہ بڑے بزرگ صحابی
 انصاری کا نام ہے انھوں نے اپنے تئیں اوسستون کے

بانہ ہاتھ تاکہ اُن کا عذرا نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبول
 کریں چوتھا ستون ^۷ اسطوانہ سریرِ ہی کہ ملا عوامی اسطوانہ
 توبہ کے مشرق کی طرف جھنجھریے پانچواں ستون اسطوانہ ^۸ حجر
 ہی اور اسکو اسطوانہ علی بن ابیطالب رضی بھی کہتے ہیں
 اسوایطی کہ اکثر حضرت علی رضی اسی جگہ نماز پڑھا کرتے تھے اور
 اور راتوں کو بھی اسی جگہ پیشہ کے پاس بانی رسول صلی اللہ
 علیہ وسلم کی کیا کرتے تھے مٹری نے لکھا ہے کہ یہ ستون اس
 دروازے کے مقابلے میں ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کے نکل کے مسجد میں شریف
 لاتے تھے چھٹا ستون اسطوانۃ الوقوف ہی اسطوانہ ^۹ حجر
 پیچھے شمال کی طرف سے یعنی جنوب کی طرف اگر کوئی کھڑا ہو
 اور شمال کی طرف منہ کرے تو وہ اسطوانہ استوانہ حجر سے
 پیچھے معلوم ہو کہ اکثر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قاصد و ن عرب

سے اور ان لوگوں نے جو اسلام لائے واسطے یا شریعت کے
 احکام سیکھنے کے واسطے آپ کی خدمت فیض رحمت میں حاضر ہوئے
 تھے اسی جگہ پر آپ تشریف فرما ہو کر اون شہکان دیدار کو اپنے
 جمال جہان آرا سے منور کر کے کلام فیض تر جہان سے سیرب کرتے تھے۔
 اس واسطے اس استوانہ کا نام استوانۃ الوقود ہوا اور وقود کا
 نگو کہتے ہیں ساتواں ستون استوانۃ منجۃ البقر اور اس کو مقام
 جبرئیل بھی کہتے ہیں اور اس ستون اور استوانۃ الوقود کے
 درمیان میں ایک ستون ہی کہ حجرہ شریفہ کی جھنچھریے ملا ہوا ہے
 اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کا دروازہ اسی جگہ پر تھا
 اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ شریفہ سے نکلیے کے وقت
 اسی جگہ پر کھڑے ہو کر حضرت علی اور حضرت حسن رضی اللہ
 عنہم سے مخاطب ہو کر فرماتے السلام علیکم اهل البیت ایمان یوں
 اللہ لیزھب عنکم الرجس اهل البیت ویطہرکم تطہراً

ترجمہ اللہ بھی چاہتا ہی کہ دور کرے تم سے گندی باتیں اس گھر والوں
 سے اور ستھر کرے تم کو ستھرائی سے اور ان دنوں میں آدمی بسبب
 بند ہو جائے دروازوں کے جھنجھوڑے جو اوس دیوار میں تھے کہ گردا
 گرد روضہ شریف کے ہی تبرک اس ستون اور اسطوانہ سر پر
 محروم ہیں کیونکہ وہ ستون بے سحر ہو گئے اس دیوار کے اس سبب
 نزدیک جانا آدمیوں کا اور کس کرنا نہیں ہو سکتا انھوں ستون
 اسطوانہ تھے ہی اور وہ مسجد کی محراب میں لگے ہی اور وہ حضرت
 فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے حجرِ نبوی پشت پر ہی شمال کی طرف ہیں
 یہ انھوں ستون بسبب زیادتی فضل اور برکت کے خاص ہیں
 اور مسجد کے ستونوں سے والا تمام مسجد اور تمام ستون افضل اور
 تبرک ہیں اور روضہ مبارک میں پرستون پر نام اوس ستون کا
 لکھا ہوا ہے لیکن وہ ستون کہ محراب نبوی کے مقابل میں ہی شمال
 کی طرف ہے اور اسطوانہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے

منوب کی طرف اوسپر لکھا جی السطان ابو بکر و عمر و عثمان رضی
 اللہ عنہم اور جو ستون اس ستون سے ملا حواشی معرب کی طرف یہ
 اوسپر لکھا جی السطان سعد بن زید و ابن عباس رضی اللہ عنہم
 ان دونوں ستونوں کا ذکر سید کے تاریخ میں نہیں ہے ۔

۴۰۰ بیسیر فصل از واج مطہرات کے جبرون کے بیان

جانا چاہئے کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسجد نبائی
 اور وقت آپ کے نکاح میں دو پی بیان بھین ایک حضرت سہو
 رضی اور دوسری حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان دونوں کے واسطے
 آپ نے دو حجرے بھی بنائے بعد اوسکے ہری پی کی واسطے جو ایک بعد حون
 ایک ایک حجرہ آپ نے بنا دیا بعد کتنے دنوں کے حارثہ بن نعمان انصار نے وہ
 نزدیک کے گمراؤں کے لئے رفتہ رفتہ سب گمراہ کی نذر کئے اور گمراہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے کچور کی شاخوں سے بیٹھے تھے اور اوسکو کھلی
 چھپایا تھا اور دروازے پر بھی کھلی کا پردہ پڑا تھا اور مسجد کے تین

تین طرف یعنی مشرق اور جنوب اور شمال کی طرف گھومتے اور
 جنوب کی طرف مسجد کی خالی تہی کوئی گھومتھا اور بعض گھومنے کی
 اینٹ سے بھی بنے تھے اور ہر گھومین ایک حجرہ تھا کچھ کی
 شاخوں سے اوسپر کھنگال کی ہوئی تھے اور دروازے اکثر
 گھروں کے مسجد کی طرف تھے اور بلند چھت ہر گھر کی
 قد آدم سے ایک ماتھہ اونچی تھی اس سے زیادہ ہر گز اونچی
 نہ تھی اور گھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اسی جگہ
 پر تھا جہاں اب قبر کی صورت بنا دی ہے و اللہ اعلم بالصواب

چوتھی فصل تغیر اور زیادتی کے بیان میں

وہ زیادتی جو بعد انتقال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد
 شریف میں خلفاء راشدین اور ائمہ اور سلاطین سے
 واقع ہوئی ہے پہلی زیادتی مسجد شریف میں حضرت
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں واقع ہوئی ہے اور حضرت

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرصت اس کام کی نہ ہوئی
 اس سبب انھوں نے مسجد شریفؐ کی زیادتی کرینکا ارادہ
 کیا یا مصلحت اس میں نہ دیکھی سوائے اس کے کہ بعض ستون گم
 گئے تھے اُن ستونوں کو اسی قسم کی لکڑی سے یعنی کچور کی لکڑی سے
 بنوا دیا تھا اور بس اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جوشا
 جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تھا
 اس واسطے کہ سترہ بچہ ہیں تین طرف سے مسجد بنویکو
 رباہ کیا یعنی مغرب اور جنوب اور شمال کی طرف سے اور شرق
 کی طرف کو پچھڑا اس سبب سے کہ اوسط طرف حجرے یعنی مکان
 اُمّات المؤمنین کے تھے اُس زیادتی میں طول مسجد شریفؐ
 جنوب سے تہاں تک یعنی دکن سے اور تہاں تک ایک سو چالیس
 گز ہوا اور عرض اُس کا مغرب سے مشرق تک یعنی پچھم سے
 یورب تک ایک سو بیس گز ہوا اور بنا حضرت عمر رضی اللہ

عنہ کی بھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سسی تھی یعنی دیواریں
 کچی اینٹ کی تختیں اور کچھ رکی لکڑی کے ستون تھے اور اسی
 کچھ رکی شاخوں سے چھت کو پاٹ دیا تھا اور آخر مسجد میں یعنی
 شمال کی طرف ایک مکان بنا دیا تھا صوفہ کی طرح کا یعنی کھلا
 ہوا بے دروازے کا مثل دالان کے تاکہ حکومات بلند آواز سے
 کرنا یا شعر پڑھنا منظور ہو وہاں جا کر پڑھے اور مسجد میں
 آواز بلند نہ کرے دوسری زیادتی حضرت امیر المومنین ^{علی} ع
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہی جو اسنی خلافت میں کی تھی
 اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیادتی سے بھت زیادہ
 تھی بلکہ سر نو مسجد کی بنا بھی اس واسطے کہ اول کی بنا ^{بلا} ^{کل}
 گرا دی اور دیواریں پتھر کی بنائیں اور ستون پتھر کے نقش
 دار بنائے اور اونکو لوہے اور سیسے سے جمایا اور چھت کو ساج
 کی لکڑی سے پانا اور بھت زیادتی اونکی شمال کی طرف ہوئی

اور جنوب اور مغرب کی طرف نحوڑیسی زیادتی کی اور
 مشرق کی طرف اقصاء المومنین کے حجر و نیلے سبب سے کچھ
 پھیرا جیسا تھا ویسا ہی رہنے دیا اور شروع عمارت عثمانی
 کی ریح الاول کا مہینا بھاس ۲۹^{۲۹} او نیتس ہجر مہین اور
 ہائی او کے اول محرم کے شدہ نیتس مہین ہوئی تو اس حس
 سے ب عمارت دس مہینے مہین تمام ہوئی تیسری مرتبہ پو
 بن عبد الملک بن مروان نے مسجد شریف کو نئے سرے
 تعمیر کیا اور اکثر چیزوں میں زیادتی کی اور اس کے پھلے عمارت
 عثمانی میں کسی ہاتھ نہ مہین لگایا تھا اس وقت عمر بن عبد
 الغزیز رحمۃ اللہ علیہ کہ ولید کی طرف سے مدینہ کے حاکم تھے انکو ولید
 فرمان اس مضمون کا پہنچا کہ مسجد کو نئے سرے تعمیر کرو اور
 گردا گرد مسجد کے جس کے گھر حوں اون سے واجبی دام دیکر مہول
 لے لو اور جو شخص دینے مہین انکار کرے او کا گھر کھو ڈالو اور

اوہ کی قیمت جو ہو سواؤسکو حوالہ کر دو اگر وہ نہ لے تو فقیر و نیکو
 تقسیم کر دو اور ازواجِ مطہرات کے حجرے سب مسجد میں داخل
 کر دو عمر بن عبد العزیز نے بموجب اویس کے حکم کے عمل کیا اور سب
 گزریے گھر اور امعات المومنین کے حجرے داخل مسجد نبوی
 صلی اللہ علیہ وسلم کے کئے ولید کی زیادتی میں طول مسجد شریف کا
 دو سو گز ہوا اور عرض اوسکا ایک سو ستر شہ گز اور خوبی
 اور تکلف عمارت میں انتہا درجے کو کوشش کی بھانٹیک
 کہ حیثیت اور دیواریں اور ستون سب نقش دار اور سنہرے
 کردیئے اور قیصر روم کو لکھا تھا اوسنے چالیس معمار استاد
 روم کے اور چالیس قبطی روانہ کئے تھے اور اونسے
 اسی ہزار دینار اور قندیلوئی زنجیریں بھیجیں اور بعض
 روایت میں آیا ہے کہ چالیس ہزار مثال سونا اور قسم
 قسم کے عمدہ اسباب اور دھات کی نادر چیزیں بطور ہدیہ

کے بھیجین اور عمارت کا کام سب اونہی کا ریکرون کیا اور
 اس قسم کی محراب جیسی اس زمانے میں مروج ہو گئی
 ہی اول اوس کے وقت میں بنی قبل اوس کے اوس کا رواج
 تھا اور نقل کرتے ہیں کہ جو کارگر تک کسی درخت کی
 یا کوئی نقش محقر کھیچتا تھا اوس کی مزدوری کے سوا کچھ نہیں
 درم انعام کے طور پر اویس ملتے تھے شروع اس عمارت
 کی شدتھاسی میں ہوئی اور تمامی اوس کی سند کا تو
 تو مدت تعمیر کی بن سال چوبیس اور اس عمارت میں
 چار وکونو نمبر مسجد کے چار منار یہ بنائے اور حب
 سلمان بن عبد الملک جو بھاشی ولید کا تھا حج کے واسطے
 آیا تو اوس نے وہ منار جو باب السلام کے قریب تھا کھودا
 ڈالا اس سبب سے کہ اوس کا سایہ مروان کے گھر میں پڑنا
 تھا اچھ گھر میں اُترتا تھا اور سمجھو دی نے جو تار بج مدینہ منورہ

کی لکھی ہی تو اونکے کلام سے یہ اب بوجھا جاتا ہی کہ اس کے
 اسکے منارہ بنائیںکی رسم نعتی والد اعلم اور اسکے وقت میں
 نماز حجاز کی مسجد نبوی میں پڑھنے سے منع کیا گیا تھا چوتھی
 مرتبہ ایک شاہ خفاء عباسیہ سے جب کا نام محمدی تھا سنا
 ایک سو ایک سٹھ میں مسجد کی ایک طرف یعنی شمال کی طرف
 میں دس ستونوں کو زیادہ کر دیا تھا اور ان کو اسی طرح
 نقش دار اور سنمرا کیا جب کہ ولید کے وقت میں ہوا تھا
 بعد اوس کے کہینے مسجد کو ٹھین بڑھایا اور بعضوں نے
 لکھا ہی کہ ۲۲۰ سود و میں مامون رشید نے کچھ
 زیادتی کی تھی والد اعلم بالصواب

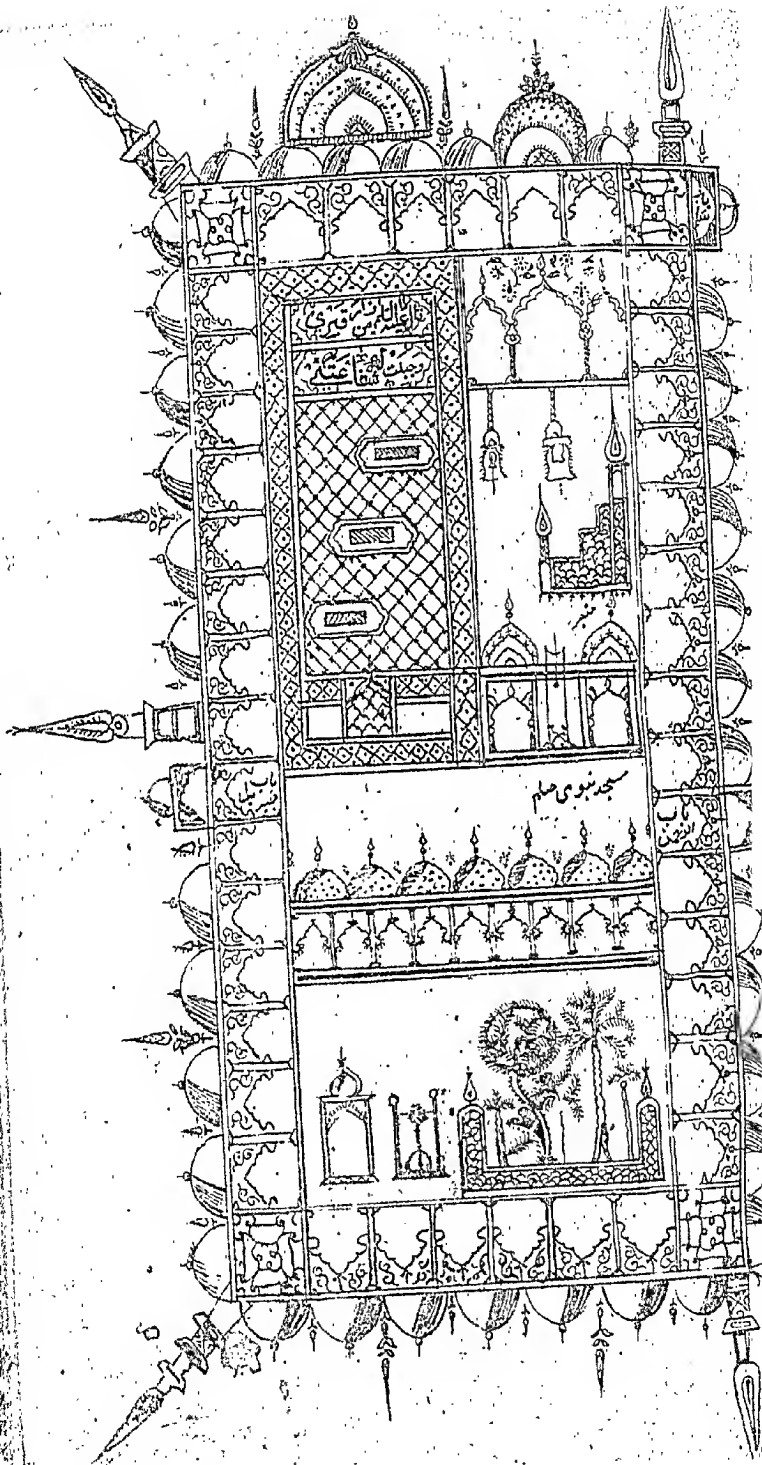
پانچویں فصل حجرہ شریف کے بیان میں

جانا چاہئے کہ ۹۰ حجرہ شریفہ حسین سرور عالم صلی اللہ علیہ
 وسلم اور آپ کے دونوں یار باوقار یعنی حضرت ابو بکر صدیق

اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما دفن عین کی
 گھر حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا تھا اور کچور کی
 شاخو سے چھایا تھا جسے اور ایک دو بیونیکے گرتے تھے جب حکم الہی کے
 انحضرت صلعم اسی حجرے میں دفن ہوئے تب بھی وہ حجرہ اوسیطر جیسے
 اور حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا و ثمان رٹالین اور کوٹھی پردہ
 آپ میں اور قبر شریف کے درمیان منتھا لیکن آخر میں بسبب آمد
 وفیت آدمیونیکے ریارت قبر شریف کے واسطے ایک دیوار
 درمیان میں اوشھادی اور اوسس دیوار میں ایک دروازہ
 رکھا اوس دروازے گا ہی گا ہی قبر شریف پر
 تشریف لیجاتی تھیں اور جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 و ثمان دفن نہیں ہوئے تھے تب تک آپ جسطرح گھر
 میں ہوتی تھیں اوسیطر قبر تک چلی جاتی تھیں اس
 سبب سے کہ و ثمان سوائے آپ کے زوج اور باب کے

کوئی دوسرا تھا اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں دین
 ہوئے تب یہ بستر کامل وہاں نہیں جاتی تھیں اور جب
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کو بنایا تھا تب اس حجرہ
 شریفہ کو کچی اینٹ سے بنادیا تھا اور ولید کے وقت تک
 وہ حجرہ اسی طرح پر رہا پھر ولید نے جب مسجد نبوی صلی
 اللہ علیہ وسلم کی تعمیر کی تب حجرہ شریفہ کو بھی گرا کر نئے
 سرے نقش وار پتھر و نیے بنایا اور اویس کے گرد ایک او
 دیوار چار دیوار کے طور پر بنائی اور ان دونوں میں بیٹھنے
 جرمین اور اس چار دیوار میں دروازہ نہیں رکھا اور
 بعضوں نے کھائی کہ شام کی طرف دروازہ تھا مگر ہند
 تھا لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہے وہی پھر روایت صحیح
 ہے اور حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے
 عمر بن عبد العزیز سے کھا کہ حجرہ شریفہ کو حیطہ ہی ایسی


طح رہنے دو اور اگر چاہو تو اس کے گرد خمارت بنا دو و عمر
 بن عبد الغزیز نے جواب دیا کہ حکم امیر المومنین یعنی ولید کا یہ
 طح پر آیا ہی اور بچاؤ اس کی فرمان برداری ضروری اور
 محمد بن عبد الغزیز سے روایت ہے کہ حجرہ شریفہ کے کھودنے
 کے وقت ایک قدم ظاہر ہوا تھا بعد تحقیق کے معلوم ہوا
 کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قدم ہے کہ مکان کی تنگی
 کے بسبب دیوار کی بنو میں اگیا تھا اس واسطے کہ بول صحیح قرآن کے
 ہونے میں اس حج و عمرہ کے بعد بھی یہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 سید مبارک کے مقابلہ میں شہر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
 ہی اور حضرت صدیق کے سنیہ کے مقابلہ میں شہر حضرت عمر رضی
 اللہ عنہ کا ہی اس کی صورت اس نقشے میں ظاہر ہے پھر اگر اس طرح
 یاؤں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حجر کی دیوار کی جڑ میں ہو تو کچھ
 تعجب نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب



اور بعد بنائے ولید کے کہ عمر بن عبدالعزیز کی معرفت ہوئی
 اوس حجرہ مبرکہ کے اندر کا جانا موقوف ہوا لیکن بعضوں نے
 لکھا ہی کہ ۴۸۰ یا پنج سو آرتالیس ہجری میں ایک آواز
 اوس حجرہ شریفیہ کے اندر ہوئی تھی گویا کچھ اوپر سے گرا ہی
 تو ایک شخص بزرگ کو مشایخ صوفیہ سے کہ تقویٰ اور طہارت
 مجاہد ہے اور ریاضت میں موصوف اور مشہور تھے
 انھوں نے کتنے دن روزے رکھے اور واسطے حاصل کرنے
 نہایت پاکیزگی کے ترک طعام کیا تھا اونکو رسیو نہیں بانڈ
 کیے اوس تابانے کہ چھت کے ایک طرف کونے میں تھا
 نیچے اوتاڑا تھوڑی سی مٹی اوپر سے گرمی تھی اور کھودا ہوا
 اوتھا کے اوس مکان مقدس اور مطہر کی جاروب کشی
 اپنے دائرہ سے کر کے شرف دارین اور افتخار کو نہیں کو
 حاصل کیا اور اس طرح اونھی دنوں میں واسطے کسی کام کے

شاید اوس مکان میں کئی صفائی کیواسطے متواتر
 عمارتیں ایک آغا کو اغوات سے ساتھ لیکر روضہ شریف
 میں اتر کے اوس زمین غیر شمیم کو صاف کیا تھا اور
 شہ پانچ سو پچاس ہجری میں جمال الدین اصفہانی کہ
 اوسکی خوبان سخاوت اور سلوک کی مدینہ منورہ میں
 مشہور رہیں ایک کٹھنہ جھجھک بیدار حذل کی لکڑی کا گرد حجرہ
 شریف کے بنادیا اور وہ خود جو اراٹھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 میں شرق کی طرف قریب باب جبرئیل علیہ السلام کے
 اپنی رباط کے مغرب کی طرف کراہ رباط عجمی کے مشہور
 مدفون ہیں اور انہی دنوں میں ابو الحیجا نام ایک شریف
 مصر کے بادشاہ کا زیر تھا ایک چادر سفید دیا ہے
 مصری اوس پریشم سرخ سے سورہ تیس گڑھوا کے حجرہ
 پر دانے کیواسطے بھی تھی بعد اجازت خلیفہ وقت کے

مستفی بالبدانکا نام تھا اس حاد کو جرہ قیر کہ پر دالاسی بعد
 رسم ہو گئے کہ جو بادشاہ ہوتا تھا تخت پر بیٹھتے ہوئے غلاف
 واسطے جرہ شریفیہ کے روانہ کرتا تھا چنانچہ اتیک روم کے
 بادشاہوں میں یہ رسم جاری ہی اور سنہ ۱۰۷۸ھ چھ سو اٹھتر ہجری
 قلاؤن صائی کے عہد میں سبر قمیہ یعنی گنبد مسجد کی چھت سے
 اونچا سطح اب موجود ہی جرہ شریفیہ کے اوپر بنایا گیا بعد
 اویکے نکلیا مسجد شریف کو ملک قایمائی نے کہ مصر کے بادشا
 ہوں سے تھا اور سنہ ۱۸۸۸ھ سو اٹھھ ہجری شروع اسکی سلطنت
 کا ہی یعنی اس سنہ میں اوسکو بادشاہت ملی ہی اور وہ
 دل و جان سے خادم حرمین الشریفین کا تھا خیرات اور صدقا
 اوسکی جو حرمین شریفین میں لائے ہین مشہور اور
 معروف عین جیسا کہ بنائے رباطوں کی اور ہر ایک کا روز
 اور عینہ اور سالیانہ اویکے وقت سے جاری ہی اور اسنے

تمام بادشاہوں نے مانے سے سانچہ ادا کرنے میں مسک جج
 اور ریاست کے سعادت دارین کی حاصل کی تھی یعنی پھیلے
 بادشاہوں کو سبب کثرت حجاز اور انتظام ملک سے وقت استفادہ
 نہی کہ ان کا مونیہ شرف ہون اور اس کی بنیاد تک موجود
 ہی اور سلطنت اور کچھ روم کے بادشاہوں کے ہاتھ سے
 خراب ہوئی بعد ازاں کے سلطان سلیمان خان رومی نے دسویں
 سیکڑے ہجری میں روضہ شریف کے اندر سنگ رخام سے
 فرش کر دیا کہ اتنا موجود ہے اور دوسری ماہین
 جیسے دیوارنی روضہ شریف کی کہ جسمان حالی ہے اور
 بناء مسجد شریف کی کہ اب موجود ہے یہ سب سلطان سلیمان
 کی حین والہ اعلم  بالصواب

چھٹی فصل میں دو قصے بیان بطور معجزات سے
 پہلا قصہ دو شخص مغربی کے سنگ لکھو نے کے بیان میں

حضرت کی قبر شریف کی طرف اور دوسرا قصہ ملحد و نیکے زبان
 دیکھ جانے کے بیان میں بسبب بے ادبی کے اصحاب کبار
 کی جناب میں جانا چاہیئے کہ جملہ عجائبات سے کہ حقیقت میں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں داخل ہی حال
 سہنگ کا ہی کہ شبہ پانچ سو پچاس ہجری میں واقع ہوا
 تفصیل اُسکی یہ تھی کہ سلطان نور الدین شہید محمد بن
 زنگی کہ جس کا وزیر جمال الدین تھا ایک رات کو تین مرتبے
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ دو شخص
 طرف جو وہاں حین اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ جلد
 جھکوانکے شہر سے چاؤ پادشاہ مذکور بجزرد دیکھنے اسنو
 لکھو اے اوٹھا اور اپنی عقل سے دریافت کیا کہ شاید کوئی
 اور عجیب مدینہ منورہ میں واقع ہوا ہی یہ سوچ کے اسی
 وقت تیاری کوچ کی گئی اور اسی شب کو پچھلے پھر پو

سو پس خواص اپنی مجلس کے اور محبت زر نقد اپنے ساتھ
 لیکر سائینو پیر سوار ہو کر طرف مدینہ منورہ کی روانہ ہوا اور
 شام سے سولہ دن بیان مدینہ منورہ کو آچھنچا اور اتنے ہی حکم کیا کہ
 جتنے مہیاں کے رہنے والے ہیں خاص و عام سب کو ہمارے پاس
 لاؤ اور سب پر انعام اور بخشش کرنا شروع کیا جہاں تک کہ تمام
 اہل مدینہ کو انعام اور اکرام سے خوشدل کر دیا لیکن ان دونوں
 شخصوں کو جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا
 مدیکھا تب پھر حکم کیا کہ دیکھو تو اس شہر میں کوئی ایسا شخص نہ
 ہی جو ہم تک نہاں آیا بعد ملاقات اور جستجو کے معلوم ہوا کہ دو شخص
 مغربی ہیں کہ تلاوت قرآن کے اور عبادت ایزدِ مہمان کے دوسری
 طرف متوجہ نہاں ہوئے لہذا اہل مدینہ کی خدمت کیا کرتے ہیں
 اور اپنے مکان سے نہاں اوتھتے ہیں بادشاہ نے حکم
 کیا کہ جلد ان کو ہمارے پاس لاؤ بس اسی وقت ان کو حاضر

کیا انجر دانے دیکھنے کے پھنپنا کہ تیرے وحی دونو ملعون ہیں
 جنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا پھر پوچھا
 کہ انکا مکان رہنے کا کہاں ہے معلوم ہوا کہ اوس رباط میں
 جو حجرہ شریفہ کے قریب ہی اور اب وہ مکان حجرے
 قبلہ کے جانب واقع ہے حراب پڑا ہوا ہے اور مسجد کی
 دیوار میں اوسط طرف ایک دروازہ رکھا ہے اور اوس میں
 جھنجھری لگا دی ہے پس بادشاہ نے اون دونو کو وہاں
 چھوڑا اور آپ خود اوس مکان کو گیا دیکھا کہ ایک مصحف اور
 کئی کتابیں مضمین وعطا اور نصیحت کی طاق پر رکھی ہیں اور
 ایک کونے میں بھت سارے نقد دھیر لگا ہے کہ مدینہ منورہ کے
 بیرون پر تقسیم کیا کرتے تھے اور انکے دھنسنے کی جگہ پر ایک پوریا
 بچھا تھا بادشاہ نے اوس پورے کو اپنے ہاتھ سے اٹھایا
 اوسکے نیچے ایک سوراخ دیکھا سرنگ کے طور کا کہ آنحضرت

صلوات اللہ علیہ وسلم کے حجر کی طرف کھودا تھا کہ قریب قبر
 شریف کے پھنچا تھا اور ایک کنواں اوس مکان کے
 ٹوٹے بین تھا کہ اوس نقب سے مٹی نکال کے اوس کنویں
 میں ڈالا کرتے تھے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ
 دو چھولیاں حجر کی تھیں انہیں مٹی بھر کے رات کو بقیع
 کے میدان میں پھینک آتے تھے یہ حال دیکھ کے بادشاہ کا
 حال متغیر ہوا اور رقت غالب ہوئی بہت رویا اور اون
 دونوں کو بہت تھدید اور تعذیب کر کے حقیقت حال اونکا
 یوحنا بعد بڑی خبہ و کد کے معلوم ہوا کہ یہ دونوں نصرائی
 نغائر نصارائے بہت ساماں انکے ساتھ کر کے مغرب کے
 حاجون کے بھیس میں روانہ کیا تھا کہ کسی خلیہ سے حجر
 شریف تک پہنچ کے سید کائنات کے حب مبارک کے
 ساتھ پے ادبی کریں کہتے ہیں کہ رات کو نقب کھود کرتے

تھے جس رات کو نقب قریب قبر شریف کے پھنچے تھی اوس
 رات کو ابراوڑ باران اور رکتک اور بکلی اور بھونچاں سخت
 ظاہر ہوا تھا اور حق تعالیٰ قدرت سے اوسے رات کی فجر کو
 بادشاہ مرینیہ میں آیا یعنی حاصل کلام کا یہ ہی کہ بادشاہ نے
 اُن دونوں بد بختوں کو حجرہ شریفیہ کے دروازے قریب قتل
 کیا اور تھوڑا دن رعبی اونکی لاشوں کو چلوادیا اور گرد حجرہ
 شریفیہ کے خندق اتنی گڑھی کھودوائی کہ پانی نکل آیا پھر
 اسکو اوپر تک اُٹھائے سیسے سے بھر دیا تاکہ پھر کوئی شخص
 ایسی پے ادبی نہ کر سکے اور دوسرا قصہ کہ اول سے عجیب
 تر ہی اور ہوش رُبا ہی زمین میں دھنس جانا ملحد
 و نکاہی بیان اوسکا یہ ہی کہ حب الدین طبری نے
 کتاب ریاض نصرۃ میں نقل کیا ہے کہ چند رافضی شہر
 حلب کے باشندے امیر مرینیہ سورہ کے پاس آئے اور بھت

سال اور چترین نادرا اور غمدہ بطریق ہدیہ کے دیکر در
 خواست کی کہ حجرہ شریفہ کا دروازہ ہمارے کھلنے کا حکم
 ہو دیتے تاکہ ہم لاشین حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما کی کھود کر مہیا کیے لیجاوین امیر مذکور کہ اسی
 مذہب بد کی طرف میلان رکھتا تھا اور محبت دنیا کی بہ
 علاوہ اس کے بلا تامل اپنے دین کو دنیا کے عوض میں بیچنا
 یعنی اس امر شنیع کی اجازت دی اور بواب مسجد نبوی
 و کلید بردار روضہ شریفہ کو بلا کے حکم دیا کہ شب کو حبس
 بہ لوگ و مان اوین تو دروازہ بلا تامل کھول دینا اور
 جو یہ و مان کرین انکو منع نہ کرنا حاصل کلام کا جب بعد نماز
 کے یہ لوگ و مان گئے اور دروازہ بکوکھٹ کھٹایا اور
 بموجب حکم امیر بد تدبیر کے دروازہ مسجد کا بغیر باب السلام
 کو کھولا دیکھنا کیا ہی کہ چالبس آدمی کے ساتھ میں

پھاؤڑا اور کیسے ہاتھ میں کو داری اور کیسے ہاتھ
 میں زمین اور کیسے ہاتھ میں شمع الغرض سب کھودنے کا
 انتظامان لئے ہوئے اندر سجدے کے گھسے اور حجرہ شریفہ کی طرف
 چلے بواب نقل کرتا ہی کہ میں یہ حال دیکھ کے ایک کوئی
 میں پتھہ گیا اور رونا شروع کیا کہ یا الہی مجھ کیا بلا نازل ہوئی
 والی ہی اور کیا فتنہ برپا ہونے والا ہے سبحان اللہ کہ وہ
 لوگ قریب منبر شریف کے نہیں پہنچنے پائے تھے نزد
 اوس ستون کے جو محراب عثمانی کے قریب اُون سبکو
 زمین نے نگلنا شروع کیا بھان تک کہ معہ سبامان اور
 اسباب سب کے سب زمین میں دھنس گئے بواب کہیں
 کہ ہیں یہ ماجرا عجیب دیکھ رہا تھا کہ امیر کا آدمی انکے حال کے
 دریافت کر نیلے واسطے پہنچا کہ اُنکا مطلب حاصل ہوا یا
 نہیں میں نے جو کہہ دیکھا تھا امیر سے جا کر کھا کہ اُنکا یہ حال ہوا

ایر کویتین نحو خود آکر دیکھا کہ دھنیے کا نشان ملکہ
بعضا پر اوں کا عنوز باقی تھا اوس حال کو دیکھ کر شرمندہ



رفض کی ادنیٰ حرکت ہو کر جبٹ باطن انگایے حدیث

اب تھوڑی بزرگیان حرمین شریفین کی بیان موٹی

میں ۛ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۛ

صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلَاةٍ

فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ أَمَّا خَرَجَ

الْبُخَارِيُّ ۛ بخاری میں روایت ہے کہ فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میری مسجد میں بھر

ہی ہزار نماز سے دوسری مسجدوں کی مگر مسجد حرام میں

یعنی مکہ کی مسجد میں اس سے زیادہ فضیلت ہے اور دوسرے

حدیث میں آیا ہے ۛ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ

اَلْفِ صَلَوةٍ وَالصَّلَوةُ فِي مَسْجِدِي بِاَلْفِ صَلَوةٍ
وَالصَّلَوةُ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ بِخَمْسِمِائَةِ صَلَوةٍ

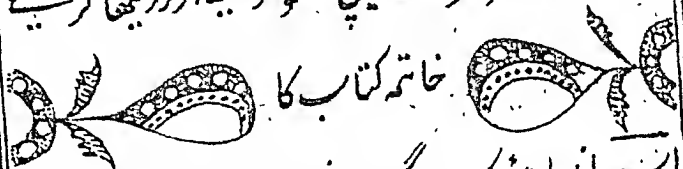
یعنی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک نماز پر ٹھنا
مسجد حرام میں برابر ہی لاکھ نماز کے اور ایک نماز پر ٹھنا
میری مسجد میں برابر ہزار نماز کے ہی اور ایک نماز پر ٹھنا
بیت المقدس میں برابر پانچ سو نماز کے ہی اور مسجدوں کی
نسبت سے اور بھی حال ہی سب نیکیوں کا یعنی جو نیکی وہاں
کریے اسکا ثواب بھی اسقدر ہی اور جگہوں میں نیکی کرنے
سے اور نہ معظہ کے مقبرے کے حق میں یعنی جنت المعلیٰ کے حق میں آپ
نے فرمایا ہی کہ اس مقبرے سے ستر ہزار آدمی ایسے اٹھیں
جسکا چہرہ مثل چودہ دین رات کے چاند کے چمکتا ہوگا
اور ہر ایک ان میں سے ستر ہزار آدمیوں کی بخشش کرے گا
قیامت کو اور مدینہ منورہ کے مقبرے کے حق میں یعنی جنت

البقیع کے حقین آپ نے فرمایا ہی کہ سب کو مرنا ہی وہ مر
 مدینہ میں کہ میں اسکا شفیع ہوں گا قیامت کو حاصل کلام
 نکایہ ہی کہ فضایل اور بزرگیان حرمین شریفین کی بہت
 میں اس مختصر میں بیان نہیں ہو سکتی حین الہی ہمو اور
 ہمارے سب بھائیوں مسلمانوں کو حج اور زیارت اور
 واپسی موت نصیب کر اور شفاعت رسول مقبول میں ہم
 سب کو داخل کر دیں ساری کے ترجم اور اسی کے سب خوش و
 اقربا کو اس رسالے کے پڑھنے والے اور لکھنے والے کو اور
 سب مرد مسلمان اور عورتوں کو بحرمت مسجد الحرام اور مسجد
 الانام اور اصحاب کرام اور اہل بیت عظام کے اپنی رحمت
 مندی کے ساتھ خاتمہ پا لے کر کے ہر ایک مصیبت دنیا اور
 حشر سے اپنی پناہ نصیب فرما آمین آمین آمین یا رب العالمین
 خاتمہ الطبع

برادران دیندار اور مومنان اخوت شعار ٹیختہ ہین
 عرض ہئی کہ جو محقر سے ذخیرۃ الدارین فی بیان الحرمین
 الشریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً برے برے علما و
 کتابویہ علی الخصوص مناسک مولانا مخدوم ہاشم علی شاہ
 رحمۃ اللہ علیہ بحیات القلوب فی زیارت المحبوب اور جذب
 القلوب الی دیار المحبوب تصنیف کی ہوئی مولینا عبدالحق
 دہلوی کی کہ حقیقت ہین اصل ماخذ اس مختصر کا بھی دو کتابین
 ہین اور سوائے اسیکے اور علماء متقدمین اور متاخرین کی
 تحقیقات سے جیسے علامہ ارزقی ؒ اور علامہ فاسنی
 اور علامہ قطب الدین کی ؒ اور علامہ عبد اللہ ابن سالم بھری
 اور علامہ علان بکری ؒ اور علامہ حسن شرفی شہر بنالی ؒ
 اور علامہ محمد بن احمد بن مصطفیٰ زنجبیلی ؒ اور علامہ ابن حجر عسقلانی
 اور علامہ قسستانی ؒ اور ملا علی قاری ؒ اور شیخ الاسلام

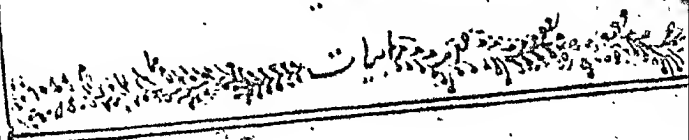
اور ملا رحمت اللہ سندھی اور قاضی غریز الدین ابن جماعہ
 اور محب الدین طبری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اس فقیر ناقص
 و تدبیر غلام حسین لکھنوی نے ہندی زبان میں مرتب کیا
 پھر بمقتضائے خواہش چند برادران دینی کے ۱۲۶۰ھ ^{۱۸۴۵} بار
 ایک سٹوڈنٹ بھیم چند اور مہینا جامی الثانیہ تاریخ اکیسویں مئی
 اس محبوب قلوب مومنین بایقین کو معذورہ ممبئی میں
 لباس طبع کا پہنایا اور کمال تصحیح سے مولانا مولوی عطاء
 اللہ صاحب کی مولوی ابراہیم صاحب کے چھاپے خانے میں
 چھپوایا اور واسطے تسکین دل عشاقان پتر اہلن کے نقشے
 حرمین شریفین بھی داخل کئے تاکہ مستاقان جمال استانسند
 محبوب حقیقی کے اس نقشے کو نقش دل کر لیں اس راہ مستقیم کے
 نقش پا ہو جاویں اور جو لوگ بیمار یہ کسی عذر سے معذور
 ہیں یا طاقت پا نہیں رکھتے تو وہ اسی نقشے سے اپنے دل

پے تاب کو تاب دیتے رہیں اور اس شعر کے مضمون پر اتفاق
کرتے رہیں ✽ خواہش دیدار جو جو یہ ایک تصویر
یار ✽ وہ بھر صورت کھینچا منگو او یہ اور دیکھا کر یہ



خاتمہ کتاب کا

اب جانا چاہئے کہ اس جگہ چند اشعار مولانا حافظ شجاع
الدین صاحب کے کشف الخلاصہ کے تبرکاً و تعظیماً سمجھ کر اور اس ضمیمہ
کے مناسب حال اور پر مسلمان بھائی کے مناجات کرنے کے واسطے
اور اس غفر مہرجم کے طلب دعا کے واسطے نہایت بھرت جان کر
لکھے جاتے ہیں تاکہ لکھنے والوں کو اور پھرٹنے والوں کو اس دعا کی
برکت سے فائدہ ہو اور تین شعرا میں سے سبب بہ لینے
ضمیمہ اس رسالے کے تبدیل ہوئے ہیں اور باقی اشعار سب
قدیم ویسے ہی ہیں



اس سالی کی زبان تھی فارسی
 اختصاراً اُسکا بیان کوئی کیا کر
 تھا مصنف اُسکا کوئی عالی مقام
 مختصر اُس نے بیان ایسا کیا
 یا الہی اُسکے تین مغفور کر
 قرآن کی نور سے معمور کر
 اور جو اُسکا ترجمہ ہندی کیا
 حال پر اُسکے کرم کرای کریم
 چہ نہ تھا تو نے اُسے بخشا وجود
 اُسکے عصیان کی ملامت کر نگاہ
 اُسکو دریا ئے محبت میں ڈبو
 وقت مرید کے بشارت اُسکو آئی
 جب کہ تو بن قبر ماہن مسکن میر

صاف اور پاکیزہ جیسی اری
 جیسا کوئی دریا کو کوزے میں بھر
 نام اپنا تھیں لکھا وہ نیکیں ہمار
 فیض اُسکا ہر کھن جاری حوا
 سنی اُس مغفور کی مشکور کر
 رُوح در بیان سے اسی مسرور
 بندہ مسکین تیری درگاہ کا
 یا خدی اللطف ذو الفضل العظیم
 تجھ سو اچھ کون اُسکا ای دود
 بخش اُسکے سب گناہ اہی پادشاہ
 تجھ سولے سب نقش اُسکے رجب
 تجھے راضی ہے تبرا ملک خدائے
 کراوے تلمیذ اسی ماحر قدیر

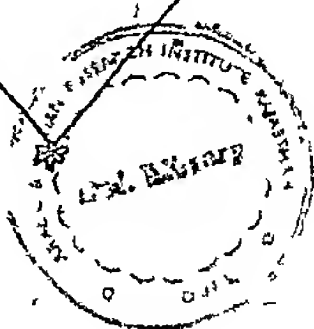
غلط نام و نسخہ ذخیرۃ الدارین فی بیان الحرمین الشریفین کا

صفحہ	غلط	صفحہ	صحیح	صفحہ	غلط	صفحہ	صحیح
۱۳	۲	۱۳	۱	۶۵	۱	۶۵	۱
۲۵	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۸	۲	۲۸	۳	۶۶	۳	۶۶	۳
۲۹	۱۰	۲۹	۱۰	۶۷	۱۰	۶۷	۱۰
۳۲	۱۳	۳۲	۱۳	۶۸	۱۳	۶۸	۱۳
۳۵	۵	۳۵	۱۲	۶۹	۱۲	۶۹	۱۲
۴۱	۱۳	۴۱	۱۵	۷۰	۱۵	۷۰	۱۵
۴۲	۱۲	۴۲	۱	۷۱	۱	۷۱	۱
۴۵	۱۳	۴۵	۱	۷۲	۱	۷۲	۱
۴۷	۱۲	۴۷	۱	۷۳	۱	۷۳	۱
۵۱	۴	۵۱	۱	۷۴	۱	۷۴	۱
۶۱	۷	۶۱	۴	۷۵	۴	۷۵	۴

جب قیامت میں انھی وہ یوقا
یا الھی انیر نازل کرد رود
آل و اہل و بیت و اصحاب جمعین

ہو شیخ اس کے محمد مصطفیٰ
جب ملکستی کا ہی بود و نمود
تابعین اور بعد تبع التابعین

بعد از ان سب ثمنات و مؤمنین
اسیج مولائے رب العالمین
شیخ جمیع الدین حافظ کا کلام
تم سنو سب اس خلیلہ کو تمام
تمام ہوا



5699